یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

	سالانہ	ششماہی
عام خریداران ممالک غیر دون سے	دس شلنگ	چھ شلنگ
عام سے	چھ روپے	تین روپیہ
طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق	چار روپے	اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔
نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔
مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہوگا۔

وکیل

وکیلی حسبنا اللہ و نعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۹ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۲

امرتسر مطبوعہ ۱۹ صفر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۸ جون ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۲

دمشق۔ حجاز ریلوے لائن

کی تعمیر کا فرمان صادر ہونے پر بلا استثنا اسلامی دنیا کے ہر حصہ و گوشہ میں نے انتہا مسرت ظاہر کیگئی ہے۔ حتی کہ اون چند اخبارات نے بھی جنہوں نے وکیل کیطرف سے اس تجویز کے پیش ہونے پر طرح طرح کے فضول اوہام ظاہر کرکے مخالفت کی تھی۔ اب عام مسرت کے اظہار میں شامل ہونیکو بخوشی منظور کیا ہے۔ اور ہر اسلامی اخبار اون فوائد سہولتوں کو جو سلطنت و ملک کو جنگی و تجارتی و ملکی لحاظ سے اور مسلمانوں کو حج کا راستہ آسان و قریب ہوجانیکی وجہ سے حاصل ہونگے۔ اپنی اپنی معلومات اور قابلیت کے مطابق تشریح و توضیح کر رہا ہے مگر افسوس اس لائن کے نہایت مفید حصہ کے ہاتھ سے نکل جانے پر کوئی افسوس اس موقعہ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ قوم کے تمام سمجھدار افراد بالخصوص اخبار نویسوں پر واجب تھا اور ہے کہ اوس کمی کو جو بغداد لائن کے جرمنوں کو مل جانے سے مالی و قومی لحاظ سے حجاز لائن کے فوائد و منافع میں ہوگئی ہے۔ بالصراحت واضح کرکے قوم کو اول الذکر کی تیاری میں مدد دینے اور گورنمنٹ کو اوسے جرمنوں سے لیکر قومی سرمایہ اور فوجی محنت سے بنوانیکا باتفاق رائے جب تک کہ اپنی بات منوالیں برابر پرزور الفاظ میں ترغیب و مشورہ دیتے رہیں۔ ہمارے ہم عصر المؤید کے استنبولی نامہ نگار نے وکیل کو مخاطب کرکے لکھا ہے کہ اب وقت ہے کہ وہ اپنے ابنائے وطن کو اس کار خیر کی تکمیل میں حصہ لینے پر آمادہ کرے۔ اور جو اصحاب وعدہ کر چکے ہیں۔ اونکو ایفاء وعدہ کے لئے کہے۔ وکیل نامہ نگار کی یاد آوری کا مشکور ہے۔ لیکن صاحب ممدوح نے شاید اس امر کو فراموش کر دیا ہے کہ وکیل اسلامی کمپنی کی قیام کا مجوز تھا اور کہ وعدہ کنندہ اصحاب نے ایسی کمپنی کے حصص خرید کرنیکا ہی وعدہ کیا تھا۔ حجاز لائن کسی کمپنی کے سپرد نہیں کیگئی۔ وہ سرکاری یا سلطانی روپیہ سے تیار ہوگی۔ ایسی صورت میں کوئی اور شخص اوسکے سرمایہ میں شریک نہیں ہوسکتا۔ ہاں اس لائن کو ایک کار خیر و موجب ثواب عظیم سمجھکر جو صاحب دل چاہے بطور چندہ روپیہ بھیجنے سے خلافت اسلامیہ کا ہاتھ بٹا سکتا ہے۔ اور گو ایسی قوم سے جو تجارتی اصول پر روپیہ جیب سے نکالنے کی جرأت نہیں کرسکی بظاہر یہ امید نہیں ہوسکتی کہ وہ للہ کچھ خرچ کرنا گوارا کریگی۔ لیکن مسلمانوں کی حالت موجودہ ایک عجیب معمہ ہے۔ اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ اوسمیں کئی اہل ثروت ایسے موجود ہیں۔ جو تجارتی خیال سے تو ایک حبہ نہ لگاتے۔ مگر کار خیر سمجھکر ہزاروں لاکھوں روپیہ تک دینے کو تیار ہوجائینگے۔ اور یقین واثق ہے کہ اس تجویز کا علم ہونے پر وہ ضرور ایسا ہی کرینگے۔ مالی لحاظ سے تو یہ لائن کم انکم برسوں تک شائد ایسی غیر مفید رہیگی کہ اگر سلطان المعظم اسکے لئے مشترکہ سرمایہ کی کمپنی قائم فرماتے تو تجارتی اصول کے مطابق کوئی اخبار اپنے ناظرین کو کبھی اسکی شرکت کی ترغیب نہ دیسکتا البتہ اگر بغداد لائن کا اجارہ ختم کرکے اوس تدبیر پر جو کسی پچھلے ہفتہ لکھی جاچکی ہے عمل کیا جائے۔ تو ہر صادق مسلمان اور اخبار نویس کا فرض ہوگا کہ وہ حتی الوسع اوسکی تکمیل میں مدد دے۔ اور بے انتہا شخصی و قومی فوائد سے تمتع اٹھائے۔ مگر جب اسکی امید ہی نہیں۔ تو اوسپر بحث کرنا ہی فضول ہے۔ یہی غنیمت اور بسا غنیمت ہوگا کہ جزیرہ نما عرب عنقریب شام و ایشیا کوچک سے متصل اور حاجیوں کی آسائش و راحت کا کامل انتظام ہوجائیگا۔ یہ لائن قافلہ حجاج کے راستہ کے برابر برابر بنائی جائیگی۔ دمشق سے مدینہ منورہ تک ایک ہی راستہ جاتا ہے۔ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک تین۔ شرقی و فرعی و سلطانی۔ قافلے عموماً شرقی راستے سے جاتی ہیں۔ کیونکہ اگرچہ باقی دونوں سے دو پڑاؤ لنبا ہے لیکن ویسے ہی عربوں کی رہائشگاہ سے بعید ترین ہونیکی وجہ سے سب سے زیادہ محفوظ ہے +

ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ راستہ کے تقریباً تمام عرب قبایل نے منشا ظاہر کیا ہے کہ وہ لائن پر مٹی کی کھدائی اور بھرائی اور کٹائی کا کام مفت کرنیکو تیار ہیں۔ اور کہ جہانتک اونکی طاقت میں ہے۔ اس مبارک کام کی تکمیل میں ہر طرح سے مدد دیتے رہینگے۔ ایک نامہ نگار نے مکہ معظمہ سے لیکر دمشق تک کی منازل کی تفصیل مع فاصلہ لکھی ہے۔ مسافت کا اندازہ اونٹنی اونٹ کی معتدل رفتار کو مد نظر رکھکر گھنٹوں کے حساب سے کیا ہے۔ اور فی گھنٹہ جسقدر راستہ طے ہوتا ہے۔ اوسکے اندازہ کے لئے یہ حساب لکھتا ہے۔ اونٹ ایک قدم ایک سیکنڈ میں چلتا ہے اور اوسکا

ایک قدم تخمیناً ایک گز یا ۳۶ انچ ہوتا ہے۔ یعنے وہ فی گھنٹہ ۳۶ سو یا ۳۹ سو گز چلتا ہی۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک ۱۲ منزلین ہین۔ انمین سے ایک ۸ گھنٹون مین ایک سات گھنٹون مین۔ ۲ - ۱۱ گھنٹون مین اور چھ سات گھنٹون مین ایک ۱۵ گھنٹون مین اور ایک تو گھنٹون مین طے ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ سے مقام مدائن صالح تک ۱۱ منزلین ہین۔ انمین تین تو نو گھنٹون مین۔ تین دس دس گھنٹون مین۔ ایک ۱۱۔ ایک ۱۲۔ ایک ۱۵۔ اور ایک جو آخری ہے ۲۴ گھنٹون مین طے ہوتی ہے۔ پہلی منزل مدینہ منورہ سے صرف ایک گھنٹہ کی مسافت پر موسومہ آبار عثمان ہے۔ مدائن صالح مکہ معظمہ اور دمشق کے تخمیناً نصف راہ پر واقع ہے۔ مدائن صالح سے پانچوان پراؤ تبوک ہے۔ ان پانچ منزلون کی مسافت ستر گھنٹون کی ہے۔ تبوک مین باغ بکثرت ہین۔ یہان کے باشندے امیر نجد اور حکومت عثمانیہ دونوں کو خراج دیتے ہین۔ ۱۳۰۲ھ مین انہون نے امیر نجد کے عمال کو خراج دینے سے انکار کیا جسپر فریقین مین ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ باشندون مین سے صرف ۲۵ زن و مرد جانبر ہوئے تھے۔ یہہ شہر پچاس میل طویل کف دست میدان مین واقع ہے۔ موسم گرما مین یہان مسافرون کو ہر وقت اپنے سامنے سراب پانی کی شکل مین دکھائی دیتا رہتا ہی۔ تبوک سے چوتھا پراؤ معان۔ گیارھوان پراؤ فریب (جہان تک دمشق سے ریل جاتی ہی) اور تیرھوان پراؤ دمشق ہے۔ انمین سے ہر منزل تخمیناً بارہ بارہ گھنٹون مین طے ہوتی ہے۔ ✣

ممالک عثمانیہ مین

کتابی و علمی و صناعی الغرض ہر قسم کی تعلیم کو جو دن بدن فروغ ہو رہا ہی۔ اوس کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دن کے وقت تعلیم دینے والے مدارس پر اکتفا نکر کے اکثر قصبات و دیہات مین رات کے مدرسے بھی قایم ہو گئے ہین۔ اور لڑکون سے تجاوز کر کے اب لڑکیون کے لئے بھی اس قسم کے مدارس جا بجا کھل رہے ہین کہ جو کسب معاش کی وجہ سے دن کو مدرسہ مین داخل نہو سکین وہ شام کے بعد فیضان تعلیم سے مستفید ہون۔ چنانچہ حال مین ایک صناعی مدرسہ لیلیہ لڑکیون کیلئے دمشق مین حسب الحکم گورنر صوبہ قائم کیا گیا ہے جسمین سردست پچاس لڑکیان داخل کیگئی ہین۔ آمدنی بڑہنے پر یہہ تعداد بڑہا دیجائیگی۔ ✣

محاربہ ٹرانسوال

کو جو لوگ تقریباً ختم سمجھ بیٹھے تھے۔ اونکو اپنی غلط فہمی کا اس ہفتہ کی تار خبرون سے بخوبی علم ہو گیا ہوگا۔ اسمین کلام نہین کہ بوئر اب نزع کی حالت مین ہین۔ لیکن ابھی تک بالکل بیجان نہین ہوئے۔ اور نزع کی حالت کا توقع سے زیادہ طول کھینچ جانا کوئی غیر معمولی امر نہین۔ یہی صورت بادی النظر مین بوئرون کی نزع کی دکھائی دیتی ہے۔ پریٹوریا کے مسخر ہو جانیسے اون کی ضد مین کچھ فرق نہین پڑا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی اونمین پیدا ہو گئی ہے۔ اور اسوقت فری سٹیٹ۔ نٹال کے شمالی کونہ اور ٹرانسوال مین جا بجا عساکر انگلشیہ اونکے ساتھ مصروف پیکار ہین۔ اور چند دن کے لئے تو معاملات کی ایسی صورت رہی جو خالی از تشویش نہ تھی۔ لنڈلی مین جاگیرداری فوج کی تین کمپنیون کے جو بڑے بڑے امراء۔ کرونٹیون۔ اور شرفا سے مرتب تھین گرفتار ہو جانیکے واقعہ نامسعود کی پریٹوریا کی فتح سے ایسی تلافی ہو گئی تھی کہ قوم نے اوسکی چندان پروا نہ کی۔ لیکن جب بوئرون کی ایک بڑی جمعیت کرونسٹاڈ اور سرحد ٹرانسوال کے درمیان ریلوے لائین پر متصرف ہو گئی اور اوسکی ایک محافظ پلٹن کو نقصان کثیر پہونچا کر گرفتار کر لیا۔ اور پھر ریلوے لاین کو کئی میل تک بالکل توڑ پھوڑ دیا۔ اُس سے لارڈ رابرٹس کی فوج کا راستہ منقطع ہو گیا۔ تو گو اس خبر کو بالکل مجمل پیرایہ مین ظاہر کیا گیا۔ پھر بھی اس سے یہہ تشویش پیدا ہو جانا لازمی امر تھا کہ کہین رسد و سامان کی قلت سے لارڈ ممدوح کی فوج کو کچھ تکلیف نہ پہونچے۔ کیونکہ پریٹوریا مین جسکی آبادی عین عروج اور رونق کے زمانہ مین بھی ۶ ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ اسقدر سامان اور ذخایر جمع ہونے کی کبھی توقع نہین کیجا سکتی تھی۔ جو پچاس ساٹھ ہزار فوج کیلئے کچھ زیادہ عرصہ تک مکتفی ہو سکے۔ انہی دنون بوئر سپہ سالار بوتھا نے پریٹوریا سے ۱۵ میل بجانب مشرق اسقدر جمعیت فراہم کر لی۔ جسکا اسقدر قریب رہنے دیا جانا قرین مصلحت نہ تھا۔ شہریون اور متصلہ علاقہ کے باشندون کو اس سے بڑی تقویت ملگئی تھی۔ اور وہ عموماً اطاعت کرنے کے عزم سے باز آگئے تھے۔ مگر یہہ ایسی مشکلات نہ تھین کہ خواہ قوم غنیم کی اس تازہ مستعدی سے کیقدر متاثر ہو گئی ہو۔ خود لارڈ رابرٹس پر اونکا کچھ اثر پڑتا۔ انہون نے ایکطرف اپنے عقبی راستہ کو دشمن سے صاف کرانیکا فی الفور انتظام کر دیا۔ اور دوسری طرف جنرل بوتھا کی سرکوبی کو روانہ ہو گئے۔ اول الذکر مہم لارڈ میتھوان کو جو ملیرون کے قریب تہی سپرد کیگئی۔ اور لارڈ کچنر پری ٹوریا سے اوسکی کمک کو بھیجے گئے۔ ان دونون نے ۱۱ و ۱۲ جون کو ریلوی لائین کے قرب و جوار سے دشمن کو منتشر کر دیا۔ اپنے زخمی اسیر چھڑا لئے۔ اور لائن کی مرمت جو ۴ میل کی لنبائی مین مسمار کیگئی تھی شروع کر دی۔ جو کام باغلب وجوہ ابتک بہ تکمیل پہونچگیا اور ریلوی آمد و رفت کا سلسلہ برابر پریٹوریا تک پھر قایم ہو گیا ہوگا۔ بوتھا اپنے مقام مین مقیم ہے۔ جسپر سامنے سے حملہ کرنا ناممکن کے قریب تھا۔ بنابرین ۱۱ جون کو بجمعیت کثیر اوسکے دونوون پہلوؤں پر حملہ کیا گیا۔

یہ لڑائی ۱۴ - جون کی تار برقیون کے مطابق جنمین ۱۲ جون تک کی خبرین تھین۔ ابھی فیصل نہوئی تھی۔ لیکن غالب قیاس ہے کہ یوم اشاعت اخبار تک خبر آجائیگی کہ دشمن اس موقعہ سے ہٹا دیا گیا ہے[1]

فری سٹیٹ کے مشرقی حصہ کی معرکہ آرائی کے متعلق تقریباً متضاد خبرین موصول ہوئی ہین۔ ایکدن خبر ملی کہ جنرل رنڈل اور اونکے ساتھی جرنیلون نے فکسبرگ کے قرب و جوار مین ۱۵ سو بوئر اسیر کر لئے ہین۔ مگر دوسرے دن اسکی تصدیق کی بجائے یہہ خبر موصول ہوئی کہ دشمن ابھی مغلوب نہین ہوا۔ البتہ انگریزی فوج نے اوسے چارون طرف سے گھیر رکھا ہی۔ اور اس احاطہ سے اوسکے نکل جانے کی بظاہر کوئی صورت دکھائی نہین دیتی۔ لیکن اس خبر کو بھی مبالغہ آمیز سمجھا گیا ہے۔ ✣

ان خبرون کے بالمقابل یہہ ہفتہ بھی چند مزید خوشخبریون سے خالی نہین رہا۔ مغربی ٹرانسوال مین جنرل نٹھربیت سے علاقہ پر جہان کی کئی بوئرون نے الماعت تسلیم کر لی ہے قابض ہونیکے بعد اب جنوب مشرق کیطرف بڑھے چلے آرہے ہیں۔ جنرل بلر نے مقابلہ عظیم کے بعد دشمن کو سرحدی درون سے ہٹا دیا ہے۔ اور اب اوس موقعہ پر جہان ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کی حدود ملحق ہین دشمن کے ملک مین داخل ہو گئے ہیں۔ اور اگر ٹرانسوال مین ضرورت ہو تو اوس طرف جنرل بوتھا کو دوسری طرف سے جا دبوچنے کے لئے اور اگر فری سٹیٹ مین ضرورت ہو تو اوسطرف بآسانی جا سکتے ہین۔ تیسری خوشخبری یہہ ہے کہ پریٹوریا مین ڈیڈھ سو انگریز افسر اور ساڑہے تین ہزار سپاہی جو بوئرون کے پاس اسیر تھے چھڑا لئے گئے ہین۔ اسکی خبر ۱۳ - جون کی تار برقی لائی ہے۔ بعد ازان ابتک اسکے متعلق کوئی مزید اطلاع نہین ہوئی۔ کہ اس خبر کے شائع کرنے مین اتنا توقف کیون کیا گیا۔ لارڈ رابرٹس ۵ - جون کو پری ٹوریا مین داخل ہوئے۔ اور انہی دنون مین اونکے داخلہ کے متعلق یہان تک تفصیلی حالات لکھے گئے کہ سوا سو انگریز افسر رہا کئے گئے ہیں اور کہ دو کلدار توپین ہماری فوج کو دستیاب ہوئی ہین۔ ساڑہے تین ہزار اسیران جنگ کی رہائی کا معاملہ ایسا خفیف نہ تھا کہ اوسی بوقت فرصت شایع کیا جاتا۔ یہہ خیال تو بالکل لغو ہے کہ شاید اسیران مذکور کی موجودگی کا علم چند دن بعد ہوا ہو۔ بوئرون نے ۱۸ - مئی کو ہی اپنا منشاء انگریزی اسیران جنگ کو پریٹوریا سے دوسری جگہ بھیجدینے کا ظاہر کر دیا تھا۔ اور یہہ ایسے قراین ہین جنسے اس خبر کی درستی مین کم و بیش شبہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہہ بالکل درست ہی۔ اور بوئر پہلے ہی قیدیون کو قابو نہین رکھ سکے تو اون کا اور آدمیون کو گرفتار کرنا صریح حماقت ہے۔ ✣

بوئرون کی متذکرہ صدر چند کامیابیان آخری نتیجہ پر کچھ اثر نہین ڈال سکتین۔ جب ابتدائی دور کی مسلسل فتحیابیون کے وقت بھی اونکا آخر مغلوب و مفتوح ہو جانا یقینی امر سمجھ لیا گیا تھا۔ تو اب جبصورتیکہ مین کہ اونکی دونون صدر مقام ہمارے تصرف مین اور وہ خود در بدر ہو رہی ہین نتیجہ مذکور کیطرف سے کسی طرح کا تردد نہین ہو سکتا۔ وہ صرف یہہ جتا رہی ہین کہ اگر لارڈ رابرٹس کی کسی اعلے شاطرانہ چال سے دشمن کے وہ تین چار بڑے بڑے گروہ جو شغول پیکار ہیں۔ قابو مین آکر ہتھیار رکھدینے پر مجبور نہ ہوئے۔ تو محاربہ ٹرانسوال کا دفتر بند نہ ہوگا۔ اخلاقی لحاظ سے بھی دشمن کی یہہ جزوی و بے نتیجہ کامیابیان انگریزی قوم کے حق مین نقصان رسان ہونے کی بجائے اسوقت نہایت مفید ثابت ہونگی۔ انگریزی قوم دیگر یورپین اقوام کی نسبت بہت ہی متین۔ باحوصلہ اور ثقہ ہے۔ رنج کے وقت

---

[1] ایسا ہی ہوا۔ جنرل بوتھا شام کے بعد ۱۲ کو مشرق کیطرف ہٹ گیا۔

شکستہ دل اور خوشی کے موقعہ پر حاموں سے باہر ہو جانا اوسکا شعار نہین رہا۔ لیکن اس محاربہ نے اس قومی خاصہ کو جو بات قوی بہت کمزور کر دیا ہے۔ بوئیروں کی شجاعت اور حب الوطنی مخفی نہ تہی۔ لیکن سلطنت انگلشیہ کے سامنے اونکی بے حقیقتی صاف ظاہر تہی۔ اسی متبائن عظیم کو مدنظر رکھکر انگریزی قوم کو یقین تہا کہ بوئیرون کو پچاس ساٹھ ہزار فوج چند ہفتون مین مطیع و منقاد بنالیگی۔ ابتدائی واقعات نے اس یقین کو باطل کر دیا۔ لیکن قومی وصف ابہی ایسا متزلزل نہ ہوا تہا کہ قوم پر اوس وقت کی متواتر ہزیمتون سے مایوسی غالب آجاتی۔ اوسنے بعزم مردانہ اونکو برداشت کیا۔ اور تلافی مافات مین ہمہ تن منہمک ہوگئی۔ لیکن اب اوسکے تیقنات کی کیفیت بالکل برعکس تہی۔ جسطرح پہلے وہ بوئیرون کی فتح کو ایک آسان کھیل سمجھتی تہی۔ اب ویسے ہی اسے ایک بڑا کٹھن کام تصور کرنے لگ گئی تہی۔ اور اوسے خیال ہو گیا تھا کہ بوئر بڑی مشکلون کے بعد مفتوح ہونگے۔ مگر جب لارڈ رابرٹس کی بے نظیر قابلیت سے چند ہفتون ہی کے اندر دو انگریزی محصور مقام آزاد۔ ایک عظیم بوئر لشکر گرفتار۔ ایک مخالف ریاست کا دارالخلافہ مسخر ہو گیا۔ اور بعد ازان آخری محصور مقام میفکنگ بھی آزاد اور جوہانسبرگ و پریٹوریا مفتوح ہو گئے۔ اور دشمن کی باقاعدہ مدافعت کا خاتمہ بالخیر ہو گیا۔ تو توقع کے برخلاف بآسانی تمام اتنی مسلسل فتحیابیون کے حاصل ہونے کی خوشی کو وہ حسب معمول ضبط نکر سکی۔ میفکنگ کی مخلصی پر دو رات ایکدن لندن اور تمام دیگر شہرون مین پیر و جوان اونے اعلےٰ زن و مرد نشۂ مسرت سے بیہوش و متوالا دکھائی دیتا رہا۔ وضعداری۔ قومی ثقاہت اور متانت مفقود ہو گئی۔ امیر غریب بغلگیر ہو رہا تھا۔ اور بڑی بڑی جلیل المرتبت خاتونین خوشی سے بے خود ہو کر بازارون مین سراہ سراہ پکار رہی تہیں۔ یہ سب سری۔ قومی نکونامی کے منافی ہونیکے علاوہ قائم رہنے اور راسخ ہو جانیکی صورت مین کئی اہم پولٹیکل خطرات سے خالی نہ تہی۔ چنانچہ کئی دوراندیشون نے اسپر ناپسندیدگی ظاہر کر کے مئی کے آخری ہفتہ مین یہان تک لکھدیا کہ خدا کرے۔ میدان جنگ مین دو ایک ایسے واقعات پیش آجائین۔ جنسے قوم کی اس وارفتہ مزاجی مین رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ اونکی دعا مقبول ہو گئی۔ اور خداوند کریم نے جاگیرداری فوج۔ اور محافظ لاین ہبشیا پلٹن کی گرفتاری کو اس اخلاقی مرض کے لئے موثر تریاق بنا دیا۔ کیونکہ جس قوم یا فرد پر اوسکی خاص نظر عنایت ہوتی ہے۔ وہ نہین چاہتا کہ اوسے زیادہ عرصہ بلا تنبیہ رہنے دیکر اوسمین کسی اخلاقی یا معاشرتی برائی کو راسخ ہو جانے دے۔

الغامات ایزدی پر خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنا اور اوسپر خوشی ظاہر کرنا نہایت ضروری امر ہے لیکن اس خوشی کو سرمستی و بیخودی کی حد تک پہونچنے دینا یا موید عصیان و طغیان ہونے دینا ویسا ہی مذموم ہے۔ جیسے کہ کفران نعمت۔ انگلستان والے بہی اگر حد مناسب سے تجاوز نکر کے اسیارہ مین اہالی ہندوستان کی تقلید کرتے تو انتباہ کی ضرورت نرہ جانیکی وجہ سے غالباً یہہ دونون واقعات ظہور مین نہ آتے۔ +

انگریزی فتوحات سے روسی اخبارات کی آتش حسد بڑی تیزی سے بھڑک اوٹھی ہے۔ اور کوئی بری صفت نہین جو وہ انگریزی قوم کیطرف منسوب نکر رہی ہون۔ یہی کیفیت مگر کمتر درجہ پر فرانسیسی اخبارون کی ہے۔ لیکن ان دونون ملکون کی گورنمنٹین جادہ مستقیم سے تا حال سر مو منحرف نہین ہوئین۔ بلکہ زار کی نسبت تو یہ مشہور ہو رہا ہے کہ اوسنے پچھلے دنون رائے ظاہر کی تہی کہ اگر انگلستان نے بوئیرون کو پھر اندرونی خود مختاری دیدی تو وہ سخت غلطی کریگا۔ اوسے واجب ہے کہ بوئرون کے پاس ایک رائفل تک نرہنے دے۔ اور کل ملک پر شاہی حکومت قائم کرے۔

فتوحات انگلشیہ سے انگلستان کی شکر گذار رعایا کو سچی خوشی ہونا بدیہی امر ہے۔ کل ملک مین کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہین جہان ہر اہم فتح پر متواتر خوشی کے جلسے نہ ہوئے ہون اور غربا مین خیرات تقسیم نکیگئی ہو۔ مسلمانون کو اس خوشی کے ساتھ ہی اس امر سے دوہری خوشی حاصل ہو رہی ہے کہ تمام تاجداران عالم مین قیصرہ ہند کے بعد ان فتوحات پر سب سے زیادہ خوشی اونکو دینی مقتدا خلیفۃ المسلمین کو ہوئی ہے۔ اسکے متعلق یہہ امر بھی کچھہ کم مسرت بخش نہین کہ خلافت پناہی کی صداقت آخر انگریزی اخبارات کے مذہبی تعصب پر غالب آگئی ہے۔ ان کوتاہ اندیشون نے عجب تنگ ظرفی سے کام لیکر شروع شروع مین اس مبارک تعلق کو نظر انداز کرنیکی بہت کوشش کی۔ اور یہان تک غلو کیا۔ کہ کسی دوسرے ملک کی تواولی سے ہمدردانہ کارروائی کا بھی خوب بڑہا چڑہا کر ذکر کیا جاتا۔ لیکن سلطان المعظم کی عملی ہمدردیون کا سرسری تذکرہ بہی نکیا جاتا۔ سلطان کی جگہ اگر کوئی اور شخص ہوتا۔ تو شاید وہ اس برتاؤ سے منقبض خاطر ہو جاتا۔ لیکن اونکے استقلال مین اس سے کچھہ فرق نہ پڑا۔ اور آخر وہ اپنا اثر کئے بغیر نرہا۔ اب کل انگریزی قوم بلا استثنا یہہ تسلیم کر رہی ہے کہ آغاز محاربہ سے اسوقت تک صرف ٹرکی ہی ایک ایسا ملک ہے جو انگریزون کا سچے دل سے خیر اندیش اور بہی طلب رہا ہے۔ مخلصانہ تعلقات باہمی کا یہہ علانیہ اعتراف نہ صرف ان دونون ملکون کی بہتری بلکہ کل دنیا کے امن کے حق مین جو معنے رکھتا ہے۔ وہ واقفکارون سے مخفی نہین۔ فتح پریٹوریا پر بہی سب سے اول سلطان المعظم کا پیغام مبارکباد جلالت مآب قیصرہ ہند کو موصول ہوا۔

چین کیطرف حالت بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ مخدوش ہے۔ اور اس امر کا تصفیہ ہو گیا ہے کہ بشرط ضرورت ہندوستان سے بہی کچھہ فوج چین کو بہیجی جائیگی۔ اسوقت بہی پیکن مین سب سے زیادہ انگریزی فوج ہے۔ لیکن خبر ہے کہ دول نے قیام امن کا کام روس کو سپرد کرنا منظور کر لیا ہے۔ اور اوس نے اسغرض کے لئے بندر آرتہر مین چھہ ہزار فوج تیار کر لی ہے۔ چینی مخمصہ طول پکڑیگا یا نہ پکڑے۔ یہہ یقینی امر ہے کہ جب تک ایک عالمگیر جنگ ہو کر فتوحات متواترہ کی دلدادہ سلطنتون کی امنگیں سرد نہ پڑ جائیں۔ دنیا کو کسی زمانہ دراز کے لئے بمشکل امن نصیب ہو سکیگا۔ واللہ عاصمنا عن جمیع البلایا والآفات۔ +

محکمہ حوادث سماوی کے اعلےٰ افسر کی غلطی

مسٹر ایلیٹ صاحب نے برساتی میٹر اشائع کر کے حسب معمول ایسے الفاظ استعمال کئے ہین جنسے صاف صاف معذرت مشکل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے اونپر کوئی شکایت وارد نہین ہوتی غیب دان تو وہ ہین نہین۔ نہ اونکا علم۔ علم نجوم سے زیادہ یقینی۔ جسطرح نجومی ستارون کی فرضی خواص اور چند قیاسی قواعد سے اپنی تک بندی مین مدد لیتا ہے۔ ویسے ہی انکو دنیا کے چند خاص مقامات کے کرۂ ہوائی کی موجودہ حالت سے آئندہ کے لئے قیاس دوڑانے پڑتے ہیں۔ ہوا کو ان موقعون پر اوسی حالت مین قائم رکہنا۔ یا اوسمین تغیر و تبدل کرنے والے اسباب آئندہ کو معلوم کر لینا اونکی قدرت سے خارج ہے۔ اور اسلئے اونکو ہمیشہ احتمالی انداز بیان اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ ایسا نکرین تو اونکی غلطی ہے۔ چنانچہ جب کبہی انہون نے ایکطرحی یقینی پیرایہ مین پیشین گوئی کی ہے۔ اوسکا نتیجہ سوائے پشیمانی اٹھانیکے کچھہ نہین ہوا۔ چنانچہ پچھلے برس اوس نے بڑے وثوق سے ظاہر کیا تہا کہ "اساک باران کا دورہ ۱۸۹۷ء مین ختم ہو گیا۔ اب دو تین برس کل ہندوستان مین حسب دلخواہ بارش ہوتی رہیگی۔ اور اس سال (۱۸۹۹ء) پنجاب اور ممالک مغربی شمالی مین بالخصوص عمدہ بارش ہوگی"۔ یہہ بتانے کی کوئی ضرورت نہین کہ قیاس مذکور کہانتک درست ثابت ہوا۔ اور ایسا کوئی قیاس درست ثابت بہی کسطرح ہو سکتا ہے۔ تہذیب و تمدن کا خاصہ ہے کہ انسان حتی الوسع اپنے علم کو بڑہانے اور قواعد فطرت پر حاوی ہونیکی کوشش کرتا ہے۔ محکمہ حوادث سماوی کا قیام بہی ازین قبیل ہے۔ اور گو یہ مانا گیا ہے کہ یہ علم ابہی محض قیاسی اور ہواؤن کا رخ اور رفتار معلوم کرنے کے وسایل بہت محدود ہین لیکن یہہ امید کہ شاید کسی وقت یہ موانعات دور ہو جائیں اور اس علم کو بہی یقینی ہونے کی عزت حاصل ہو جائے۔ ان کوششون سے دست بردار نہین ہونے دیتی۔ اس محکمہ کا یہی کام نہین کہ ہر سال بارش کا ذائچہ تیار کرے۔ بلکہ طوفان کی آمد کی قبل از وقت اور کئی دیگر موسمی تغیرات کی

اطلاع دیتے رہنے کے لحاظ سے وہ بہت کچھ مفید ثابت ہو چکا ہے - چنانچہ اگر برشگالی زائچہ کی تیاری کا کام جو بالفعل تسلی سے بڑھکر نہیں اوسکے فرائض منصبی سے خارج کر دیا جائے - تو پبلک کو محکمہ مذکور پر قہقہے لگانے کا کبھی موقعہ نہ ملے - شاذ و نادر کسی قیاس کا درست ثابت ہو جانا بالعید از امکان نہیں - لیکن جہانتک بارش کے قبل از وقت علم کا تعلق ہے - اوسکی نسبت ہمیشہ کبھی کوئی قیاس پورا نہین ہوگا - اسلام علمی تفتیش و تحقیقات کا جیسے کہ بعض ناواقف اعتراض کرتے ہین مخالف نہین - بلکہ اوسکا بڑا موئید و حامی ہے - البتہ فضول و بے نتیجہ تفتیش کو پسند نہین کرتا - اور اسلئے اوس نے ایسے امور کی جنکی متعلق تلاش و کوشش بیسود نتیجہ صریح توضیح کر دی ہے - ازانجملہ ایک بارش کا علم ہے - اور سوا تیرہ سو برس کا تجربہ اس ارشاد زبانی کی تصدیق کر رہا ہے ؎

پچھلے سال کی خفت نے اسدفعہ مسٹر ممدوح کو یقین کے ساتھ کوئی حکم لگانیکی جرأت نہین کرنی دی - اوسکی پیشینگوئی کا لب لباب یہ ہے کہ "بارش اوسط درجہ کی ہوگی - لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ زیادہ ہو جیسی کہ ۱۸۷۸ء مین ہوئی تھی - اور جنوبی افریقہ کی حالتون کو دیکھکر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بہت کم ہو" اگر کوئی چوتھی صورت بھی ہو سکتی تو لپیٹ لپاٹ کر اوسکو بھی ضرور پیشینگوئی مین شامل کر دیا جاتا - صاحب ممدوح نے موسمی آثار سے نتیجہ نکالا ہے کہ اس سال بارش معمول سے دیر کر کے شروع ہوگی - پنجاب کی نسبت وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تجارتی ہوائیں کمزور ہوئین تو اوسکے شرقی مغربی اور جنوبی اضلاع مین معمول سے کم بارش ہوگی - اگر طاقتور ہوئین تو پھر اندیشہ نہین - یہی حکم بنگال کے سوا جہان بارش کا دارومدار زیادہ تر اون ہواؤں پر ہے جو خلیج بنگالہ کے انجرات کو لیکر آتی ہین - ہندوستان کے باقی صوبون تقریباً صادق آتا ہے - ✣

روس و ایران

ٹائمز کو ایک نامہنگار روسی قرضہ کے متعلق طہران سے حسب ذیل لکھتا ہے :-

فروری مین ایرانی سفیر متعینہ پیرس نذر آغا نے ایک نامہنگار سے روسی قرضہ کے متعلق جو کچھ بیان کیا - وہ بالکل غلط تھا - سفیر مذکور نے کہا تھا کہ قرضہ کا ابھی معاملہ طے نہین ہوا - اور معاہدہ متعلقہ پر اوسوقت دستخط ہونگے جب شاہ سینٹ پیٹرزبرگ پہونچینگے - لیکن جسوقت وہ یہ گفتگو کر رہا تھا اوس وقت تک اس معاہدہ پر دستخط ہی نہین ہو چکی تھے - بلکہ قرضہ کا نصف روپیہ بھی خرچ ہو چکا تھا - سفیر مذکور کا یہ قول بھی صحیح نہین کہ ایرانی گورنمنٹ روس و انگلستان والون سے مشترک قرضہ لیگی - اسمین کلام نہین کہ اگر انگلستان قرضہ دیتا تو ایرانی حکومت اوسی انہی شرائط پر جو روس سے کیگئی ہین بڑی خوشی سے منظور کرتی - چنانچہ وہ ایک برس اسکی منتظر بھی رہی - اور انگلستان کے لئے یہ موقعہ بہت ہی عمدہ تھا - کیونکہ قرضہ مالی لحاظ سے نہایت محفوظ اور پولیٹیکل لحاظ سے ازحد اہم تھا - لیکن انگلشیہ گورنمنٹ مذبذب رہی - اور وہ ابھی سوچ و فکر مین ہی تھی کہ موقعہ ہاتھ سے نکل گیا - قرضہ کی وجہ سے روسی اقتدار کے متوقعہ اضافہ سے محب وطن ایرانیون مین ابھی سے تشویش پھیلگئی ہے اور طہران مین جابجا اشتہار چسپان کئے گئے ہین جنمین شاہ کی مجوزہ سیاحت یورپ کی مخالفت کیگئی ہے - ایک اشتہار کے چند فقرات یہ تھے :- "دور اندیش لوگون کی رائے ہے کہ اس سفر کی تجویز چند اشخاص نے محض دھوکہ کا جال بچھانے اور روسی سرزمین مین جاکر بے فکری کے ساتھ اپنے مقاصد بد کو پورا کرنے - بلکہ شاید (خدا نکرے) ایرانی بادشاہت کا خاتمہ بالخیر کرنیکے لئے کی ہے" ✣

مغز سمہصر جبل المتین کے ایک نامہ نگار نے بھی روس سے اسیطرح کے خیالات ظاہر کئے ہین - وہ لکھتا ہے کہ ایران کے اس قرضہ پر روس کی مسلمان رعایا تو درکنار اکثر عیسائیون کو بھی سخت افسوس ہے - عام خیال یہی ہے کہ یہہ روپیہ شاہ کی سیاحت یورپ کے اخراجات کے لئے قرض لیا گیا ہے - شاہ ناصر الدین مرحوم کی سیر و سیاحت سے جسپر کروڑون روپیہ صرف ہوا ملک کو کیا فائدہ پہونچا تھا کہ اب شاہ مظفر الدین آمادہ سفر ہوئے ہین - شاہ مرحوم کے سفر سے تو اولاً دولت کو نقصان پہونچا تھا - کہ روپیہ صرف ہوا - اور اوسکے عوض ملک مین یورپین تکلفات اور زنانہ تراکت دستی کا دور دورہ ہو گیا - لیکن ہماری رائے مین ایسے بادشاہ سے جو جبل المتین ایسی صاف بیان ناصح اور ہر غلطی و خرابی پر دلیرانہ معترض ہونے والے اخبار کو باقاعدہ پڑھتا ہو - یہ کبھی توقع نہین ہو سکتی کہ وہ کسی پولیٹیکل مصلحت کو مدنظر رکھنے کے بغیر محض سیر و تفریح کے لئے یورپ کو گیا ہو - یا کہ اوسنے محض اس سفر کے اخراجات کے لئے روس سے قرضہ لیا ہے - ہان

دمشق - حجاز ریلوے

لائن کے متعلق اڈیٹوریل نوٹ مندرجہ بالا اخبار مین لکھا جا چکا تھا - کہ مخدوم و مکرم حافظ عبدالرحمن صاحب کیطرف سے بعنوان "شام سے حجاز تک ریل" ایک مضمون حیدرآباد سے موصول ہو کر اوس امید بلکہ یقین کو جو نوٹ محولہ بالا مین اسلامی امداد کے متعلق ظاہر کیا گیا تھا بہت تقویت دلانیکا باعث ہوا - خداوند کریم جناب ملا عبدالقیوم صاحب کو جنکی قومی ہمدردی اور غیظ او غوالعرمی و عالی ہمتی کا ابناء ملک کو کافی سے زیادہ علم ہو چکا ہے - اپنی مبارک و مسعود ارادہ مین پوری کامیابی عطا فرماوے - کفایت کرکے بوجہ قلت گنجایش امور مستفسرہ کا جواب ہفتہ آیندہ پر ملتوی رکھا جاتا ہے - تحریر حسب ذیل ہے :-

جناب مخدومی مولوی محمد اللہ شاء اللہ خانصاحب - بعد از سلام مسنون عرض ہے - اخبار وکیل مطبوعہ ۱۴ جون مین عنوان مندرجہ بالا پر جو مضمون آپ کے افغانی نامہ نگار صاحب مقیم قسطنطنیہ کا چھپا ہے - حیدرآباد کے لوگون نے اسکو بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھا - ہمدردان قوم کا ارادہ ہے کہ اس کار خیر مین اعانت کرنے سے ثواب دارین حاصل کرین - چنانچہ ملا عبدالقیوم صاحب اول تعلقدار ضلع لنگسگور نے جو امور رفاہ عام مین ہمیشہ خاص دلچسپی رکھتے ہیں ایک درخواست بحضور نواب مدار المہام بھیجکر التماس کیا ہے کہ اون کو کمیٹی قایم کرنے کی اجازت مرحمت ہو -

نامہ نگار صاحب کی تحریر اور نیز عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ لائن صرف جنگی مقاصد کے لحاظ سے کھولنی تجویز ہوئی ہے اور حضرت سلطان المعظم نے اس کا اجرا بہت ضروری سمجھکر اسکے مصارف خزانہ خاصہ سے ادا کرنے تجویز فرمائی ہیں - یہ لائن اگرچہ سردست جنگی مقاصد کے لحاظ سے ہے - مگر آخر کار اس سے تجارتی اور دینی فوائد بھی حاصل ہونگے - شام - حلب - بیروت کے باشندگان کے علاوہ جسقدر حصہ بلاد عثمانیہ مغرب کی جانب ہے - اور نیز وہ تمام رعایائے ایران اور روس جو براہ سویز سفر کرکے مکہ مکرمہ آتی ہے اون کو اس ریل سے بہت کچھ سہولت ہوگی - اسکے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسافت جو بالفعل سخت دشوار گزار ہے اور اسکی دشواری مین تمام دنیا کے مسلمان شریک ہین وہ بالکل زائل ہو جائے گی - ✣

جناب ملا عبدالقیوم صاحب کی یہ رائے ہے کہ ان مضامین کا اخبارات مین درج کرنا بھی اگرچہ تمام تحریک کیواسطے فائدہ مند ہے - لیکن درحقیقت یہ ایسا اہم کام ہے کہ ہمدردان قوم کو ملک مین دورہ کرکے بڑے بڑے شہرون مین اسکے متعلق کمیٹیان مقرر کرنی چاہئین - ہندوستان مین بالفعل چھ کروڑ مسلمانون کا تخمینہ کیا گیا ہے - اگر انمین سے مرد عورت اور بچے نصف تعداد کے ایسے ہون جو مفلوک الحالی کی باعث امداد کرنے سے معذور ہین تو باقی تین کروڑ آدمیون سے چندہ بآسانی وصول ہو سکتا ہے - چندہ کی تعداد فی کس ایکروپیہ مقرر کرنی چاہئے جو ایک بہت کم مقدار کی رقم ہے - اسصورت مین تین کروڑ روپیہ کا وصول ہو جانا کوئی بڑی بات نہین - مسلمانونکی

بہت مسہولیت حاصل ہوگی - ✣

ہے فیاضی اور اولوالعزمی مین کہ کلام نہین ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہمدردان قوم آگے بڑھکر توجہ دلائین - نامہ نگار صاحب نے اس امر کی تحریک کی ہے کہ ہمدردان قوم اپنے اپنے شہرون مین کمیٹیان مقرر کرین - یہ ایسے سوال ہین کہ اون کی اہمیت کو ظاہر کرنا فضول ہے - ہمارے ہمدردان قوم کو چاہئے کہ اس تحریک کی تائید مین اپنی اپنی رائے ظاہر کرین - اور اس کی کامیابی کے ذرائع پر غور کرکے اخبار وکیل مین شائع کرین - تاکہ اون کی مدد سے اس تحریک کو عملی جامہ پہنایا جا سکے - ایڈیٹر

مراسلات

بقیہ مضمون دازی عمر کا راز۔ احادیث نبوی } النواجذ یعنے کھانیکے بعد خلال کرو اور کلی کرو کیونکہ خلال اور کلی کرنا تمام دانتون کے لئے موجب تندرستی ہے لایبیتن احدکم وفی فیہ غمر الطعام فان اصابہ شئی فلا یلومن الا نفسہ۔ اے مسلمانوں تم میں سے کوئی شخص اس حالت میں نہ سوئے کہ اسکے ہاتھ کھانے کی چکنائی سے آلودہ ہون۔ اگر اسکے بعد اسکو کوئی تکلیف ہوجائے تو اسکو اپنے ہی تئین ملامت کرنی چاہئیے (کیونکہ اس نے ہماری نصیحت پر عمل نہین کیا) سوتے وقت پاک صاف رہنے کے لئے فرمایا۔ من بات علی طھارۃ ثم مات من لیلۃ مات شھیدا۔ یعنے اگر کوئی شخص رات کو پاک صاف ہوکر سوجائے اور اسی رات کو مرجائے تو وہ شہیدون میں شمار کیا جائیگا۔ الطاھر النائم کالصائم القائم۔ یعنی جو شخص پاک صاف ہوکر سوتا ہے وہ مرتبے کے لحاظ سے اس روزہ دار کے برابر ہے جو دن بھر نماز پڑھتا رہا ہو کئی حدیثون میں سونے سے پہلے وضو کرنے کی تاکید ہے۔ کئی حدیثین اس مضمون کی ہیں کہ سونے سے پہلے اور سوکر اٹھنے کے بعد بستر کو جھاڑو سونے سے پہلے کھانے پینے کے برتن ڈھکدو۔ تاکہ کوئی کثافت ان میں گرنے نہ پائے۔ پاک صاف کپڑے پہننے کی تاکید ان احادیث سے معلوم ہوتی ہے۔ البسوا الثیاب البیض فانھا اطھر واطیب۔ یعنے اجلے اور سفید کپڑے پہنو کیونکہ وہ بہت پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں خیر ثیابکم البیاض فالبسوھا احیاءکم وکفنوا فیھا موتاکم۔ یعنی تمہارے لئے سب سے اچھے کپڑے وہ ہیں جو سفید اور اجلے ہوں یہی زندون کو پہناؤ اور انہی مین اپنے مردون کو کفناؤ۔ جوتیون کی نسبت یہہ ارشاد ہوا۔ استجدوا النعال فانھا تخیل الرجال۔ یعنی جوتیان نئی پہنو کیونکہ وہ مردون کے لئے زیور ہیں۔

اعتدال اور پرہیزگاری کے متعلق ذیل کی احادیث کو غور سے مطالعہ کرو۔ اذا قل الرجل الطعام ملا جوفہ نورا۔ یعنی جو شخص کھانا بھوک سے کم کھاتا ہے وہ اندرونی روشنی سے بھر جاتا ہے کلوا فی انصاف البطون یعنی آدھی بھوک کھانا کھایا کرو۔ من قل طعامہ صحّ بطنہ وصفا قلبہ ومن کثر طعامہ سقم بطنہ وقسا قلبہ یعنی جو شخص کھانا کم کھاتا ہے اسکا جسم تندرست اور دل صاف رہتا ہے اور جو شخص کھانا بہت کھاتا ہے اسکا جسم بیمار اور دل سخت ہوجاتا ہے۔ ما ملأ ابن آدم وعاء شرا من بطنہ۔ یعنی خدا نے انسان کو اس سے زیادہ کوئی زینت کی چیز نہیں دی کہ وہ اپنے معدے کو صحیح و تندرست اور پاک و صاف رکھے۔ ان کثرۃ الاکل مشومۃ۔ یعنی بہت کھانا بدبختی اور نحوست کی علامت ہے حضرت عمرؓ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ایاکم والبطنۃ فی الطعام والشراب فانھا مفسدۃ للجسد مورثۃ للسقم مکسلۃ عن الصلوٰۃ وعلیکم بالقصد فیھما فانہ اصلح للجسد وابعد من السرف وان الرجل لن یھلک حتی یؤثر شھوتہ علی دینہ۔ یعنی اے مسلمانوں۔ کھانے پینے مین زیادتی کرنے سے بچو۔ کیونکہ یہہ عادت جسم کو بگاڑتی بیماری پیدا کرتی اور نماز سے غافل کرتی ہے۔ تم پر لازم ہے کہ کھانے پینے مین اعتدال سے کام لو۔ کیونکہ اعتدال کی عادت سے جسم کی اصلاح ہوتی ہے اور فضول خرچی نہین ہوتی۔ جو شخص اپنی نفسانی امنگون کو مذہبی فیلنگ پر ترجیح نہین دیتا وہ کبھی تباہ اور برباد نہین ہوگا۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ البطنۃ تذھب الفطنۃ۔ یعنی پرخوری سے عقل انسانی ضائع ہوجاتی ہے۔

معتدل ریاضت کرنی بھی نہایت ضروری ہے۔ ریاضت جسمانی کے لئے جو مذہبی تاکید ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے سخت ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے۔ اجتنبوا الخمر فانھا مفتاح کل شر۔ یعنے شراب سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمام برائیون کی جڑ ہے شراب کے سوا تمام نشہ کی چیزون سے بھی صاف طور پر ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے اجتنبوا کل مسکر یعنی ہر نشے کی چیز سے پرہیز کرو۔ حکماء اسلام کا مقولہ ہے من قل جماعہ قھو اصح بدنا واتقی جلدا واطول عمرا۔ یعنے جو شخص جماع کم کرتا ہے اسکا بدن تندرست اور بدن کی جلد صاف اور پاکیزہ رہتی ہے اور اسکی عمر بہت دراز ہوتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی نسبت فرماتے ہیں۔ یکفی المومن الوقعۃ فی الشھر۔ یعنی مسلمان آدمی کو مہینہ میں ایک مرتبہ مجامعت کرنا کافی ہے۔ احادیث میں جسطرح کثرت جماع سے بچنے کی نصیحت ہے اسی طرح عیاشی اور فسق و فجور سے بھی سخت ممانعت کیگئی ہے چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ الزنا یورث الفقر۔ یعنی بدکاری سے انسان پر افلاس کی مصیبت طاری ہوتی ہے۔ ایاکم والزنا فان فیہ اربع خصال۔ یذھب البھاء عن الوجہ ویقطع الرزق ویسخط الرحمٰن والخلود فی النار۔ یعنی اے مسلمانو زنا سے بچو کیونکہ اس مین چار خرابیان ہیں۔ چہرے کی رونق اڑجاتی۔ انسان کی روزی بند ہوجاتی ہے۔ خدا غضبناک ہوتا ہے۔ بدکار آدمی جہنم کی آگ مین دھکیلا جاتا ہے۔ یامعشر المسلمین اتقوا الزنا فان فیہ ستۃ خصال ثلث فی الدنیا وثلث فی الاخرۃ فاما اللواتی فی الدنیا فیذھب بھاء الوجہ ویورث الفقر وینقص العمر الخ۔ یعنی اے مسلمانو بدکاری سے دور رہو کیونکہ اس مین چھ خرابیان ہیں۔ تین خرابیان دنیا مین ہیں۔ اور تین آخرت مین۔ دنیا کی خرابیان یہ ہین۔ اول یہہ کہ انسان کے چہرے کی رونق اڑجاتی ہے۔ دوم یہہ کہ اس سے افلاس کی بلا نازل ہوتی ہے۔ سوم یہہ کہ اس سے عمر کوتاہ ہوجاتی ہے۔ ان تمام نصیحتون اور ہدایتون کے ساتھہ تقدیر کے مسئلے کو شامل کرو۔ اور سوچو کہ اگر کوئی شخص ان نصیحتون اور ہدایتون پر عمل کرے تو اسکی حالت کیا ہوگی وہ صاف اور ہوادار مکان مین رہنا پسند کریگا۔ گھر کے کسی کونے میں کوڑا اور کثافت نہ رہنے دیگا۔ اپنے بدن کو ہر قسم کی نجاست اور میل سے پاک و صاف رکھیگا۔ کھانے اور پینے کی چیزون کو صاف و پاک رکھنے کی کوشش کریگا۔ جب قدرے بھوک رہے تو کھانا چھوڑ دیگا۔ کھانا۔ کھانیکے بعد منہہ ہاتھہ دھوئیگا۔ سونے اور جاگنے کیوقت بستر کو جھاڑیگا۔ اجلے اور سفید کپڑے پہنے گا۔ غرضکہ ہر چیز مین صفائی اور نظافت کو پسند کریگا۔ بدکاری اور فسق و فجور مین کبھی مبتلا نہ ہوگا۔ اعتدال کو ملحوظ رکھیگا۔ ہر حال میں تکلیف ہو یا آرام خدا پر شاکر رہیگا۔ اور کبھی اپنے تئین غم و رنج میں نہ پھنسائیگا۔ یہی وہ تمام ہدایتین اور نصیحتین ہین جو علماء طب و حفظان صحت نے تندرستی قایم رکھنے اور عمر کے دراز ہونیکے لئے بیان کی ہیں (از معارف)

حالات حیدرآباد دکن

تعلیم اور اشاعت کتب قدیمہ } نظام گورنمنٹ نے جسقدر سعی شہر کی آرائشیں اور باشندون کی جسمانی بہبودی میں کی ہے اس سے زیادہ رعایا کی اخلاقی اور روحانی قوا کی درستی پر مبذول فرمائی ہے متعدد مدرسے عربی فارسی انگریزی کے اور ایک کالج موجود ہے۔ مدارس انگریزی اور کالج کے طلبا مدراس یونیورسٹی کے امتحانات میں شامل ہوتے ہیں۔ دارالعلوم کے طالبعلم پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات مولوی اور منشی میں شریک ہوتے ہیں۔ مدرسہ نظامیہ جو مولوی انوار اللہ صاحب اہتمام حضور پرنور کے زیر اہتمام ہے وہان کے طلبا قدیمی طریق پر کتب عربیہ اور دینیات کی تعلیم پاتے ہیں۔ رئیس زادون کی تعلیم اور تربیت کیواسطے ایک خاص مدرسہ بنام مدرسہ عالیہ کے استاد نہایت لائق اور معقول تنخواہیں پاتے ہیں۔ نورمل سکول اور میڈیکل سکول کے علاوہ لالیکچروں کا انتظام بھی ہے۔ سب سے بڑی فیاضی اعلیحضرت والا تبار گورنمنٹ نظام

بے نظیر حبیبی حمائل شریف مترجم

یہ حمائل نہایت ہی صحیح۔ خوشخط عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ۔ جس کی صحت آٹھہ مولویون۔ حافظون اور قاریون سے کرائی گئی ہے۔ جن کی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں۔ منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علیصاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی کا ہے۔ متن کی عبارت پر خوشرنگ خاکہ کیگئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ ہی نہیں۔ مجلد عہ غیر مجلد عہ

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر (پنجاب)

یہ کی ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم کے واسطے وقتاً فوقتاً نوجوان لڑکے انگلستان کو بھیجے جاتے ہیں جنکے تمام مصارف کی متکفل گورنمنٹ مذکور ہوتی ہے اور اس فیاضی سے مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور پارسی بھی برابر بہرہ مند ہوتے ہیں۔ **دائرۃ المعارف** سب سے عمدہ کام جو ہندوستان اور تمام بلاد اسلامی کے روبرو بطور نظیر کے پیش ہو سکتا ہے وہ مطبع دائرۃ المعارف کا وجود ہے۔ یہ مطبع اس غرض سے قائم کیا گیا ہے کہ عربی کی قدیم کتابیں بہم پہونچا کر چھپوائی جائیں۔ گورنمنٹ نظام کی طرف سے پانسو روپیہ ماہوار کی مدد اس مطبع کو ملتی ہے۔ ابتک اس مطبع میں مفصلہ ذیل کتابیں چھپ چکی ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد اجلاد	نام مصنف	کس مضمون میں ہے
۱	تفسیر سورہ فاتحہ	۱۔ یک جلد	صدر الدین قونوی	تفسیر
۲	طبقات الحفاظ	۴۔ جلد	ذہبی	اسماء الرجال
۳	کنز العمال	۸ جلد	علی متقی	حدیث
۴	تجرید اسماء الصحابہ	۲ جلد	ذہبی	اسماء الرجال
۵	شفاء الاسقام	۱ جلد	سبکی	حدیث
۶	اقتراح	۱ جلد	سیوطی	اصول نحو
۷	اشباہ والنظائر	۴ جلد	سیوطی	اصول نحو
۸	جوہر النقی فی الرد علی البیہقی	۲ جلد	....	حدیث
۹	التحفہ النظامیہ	اجلد	شیخ علی اکبر	لغت

اس مطبع کے اصل محرک اور اسکے بڑے مؤید ملا عبد القیوم صاحب سابق ڈپٹی کمشنر انعام اور حال اول تعلقدار ضلع لنگسگور کے ہیں۔ ملا صاحب نے علوم مشرقیہ کی تحصیل شمالی ہند اور خصوصاً دہلی میں کی ہے

ہر قسم کی مندرجہ بالا ترقیات کو دیکھکر اگر کوئی امر قابل افسوس نظر آیا تو وہ صرف مدارس حرفت اور صناعۃ کی عدم موجودگی اور کارخانجات کی قلت ہے۔ یہ شہر باوجود متمدن ہونے کے جسقدر پست حال حرفت اور صناعۃ اور کارخانجات میں ہے اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اسوقت تک بلدہ میں تین کلیں جاری ہوئی ہیں۔ ایک پارچہ بافی کی۔ دوسری شکر سازی کی۔ تیسری لوہا ڈھالنے کی۔ اور حرفت وصنعت کا تو ایک مدرسہ برائے نام بھی نہیں یہاں کے اُمرا اگر اس کام پر توجہ کریں تو بہت آسانی سے کارخانجات جاری ہو سکتے ہیں۔

حیدرآباد کی مسافت بمقابلہ دیگر مشہور شہروں کے مضمون ختم کرنے کے بعد مجھے اتفاقیہ ایک نقشہ دستیاب ہوا جسمیں ہندوستان کے اکثر شہروں کا فاصلہ ریلوے لائن کے حساب سے حیدرآباد تک درج ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کا باعث سمجھکر چند بڑے بڑے شہر منتخب کرکے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حیدرآباد سے کلکتہ تک ۱۴۰۹ میل ہے۔ الہ آباد تک ۱۱۵۳ میل ہے۔
آگرہ تک ۱۱۴۸ میل ہے۔ لکھنؤ تک ۱۲۹۴ میل ہے۔ دہلی تک ۱۲۹۰ میل ہے۔
لاہور تک ۱۶۱۵ میل ہے۔ پشاور تک ۱۸۹۳ میل ہے۔ حیدرآباد سے مدراس تک ۵۳۳ میل ہے
بنگلور تک ۶۶۸ میل ہے۔ میسور تک ۷۵۲ میل ہے۔ بمبئی تک ۴۶۱ میل ہے۔ اجمیر تک ۱۰۵۶ میل ہے۔

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی یہ وہ نادر زمانہ ہے جس کی عربی کی کاپی ہی بیسر نہ تھی۔ اب اردو میں موجود ہے ۵۷۸ ہجری سے ۵۸۱ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی سیاح نے ایسے نہیں لکھے۔ ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح وبسط سے لکھتا ہے یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ چھپائی عمدہ۔ تحریر بے نظیر قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ (ع)

المشتہر۔ حافظ احمد علی خاں شوق مالک مطبع احمدی۔ ریاست رام پور کوچہ لنگر خانہ

کلکتہ۔ الہ آباد۔ آگرہ۔ اجمیر اور بمبئی کے مسافر منماڑ کے اسٹیشن پر ایک گاڑی میں سوار ہو کر واڑی تک یکجا سفر کرتے ہیں پھر یہاں مدراس اور حیدرآباد جانیوالوں میں تفریق ہوتی ہے۔ واڑی گورنمنٹ نظام کی ریلوے کا آخری سٹیشن اور حیدرآباد سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے (راقم عبد الحق اورنگ آبادی)

مقام کوٹ نجیب اللہ خاں ضلع ہزارہ سے منشی نواب الدین صاحب ایک صاحب ایک طویل تحریر جسپر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ ثبت ہے۔ مگر دفتر میں اب موصول ہوئی ہے۔ ضلع ہزارہ میں ایک معجز نمائے انقلاب مذہبی کے عنوان سے بھیجتے ہیں۔ جسکا لب لباب یہ ہے کہ مقام گولرہ کے ایک سید صاحب کی کتاب شمس الہدایہ سے متاثر ہو کر ضلع مذکور کے تمام معتقدین مرزا صاحب اس عقیدہ کے مخالف ہو گئے ہیں۔

سٹوڈنٹس کانفرنس کا پہلا اجلاس ناظرین اودہ اخبار۔ ریاض الاخبار۔ وکیل اخبار کو سٹوڈنٹس کانفرنس کی نسبت پوری واقفیت ہو چنانچہ اس کا پہلا اجلاس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد میں قرار پایا ہے۔ (۱) کانفرنس کا اجلاس ۲۶ و ۲۷ جون ۱۹۰۰ء کو ہوگا۔ (۲) جو لوگ اسمیں شریک ہونا چاہتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ ایک روپیہ واسطے انتظام خورد و نوش کے مسٹر جمال احمد صاحب کے پاس روانہ کریں۔ (۳) اور جو لوگ ممبر ہونا چاہتے ہیں انکو دو روپیہ بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ ایک روپیہ سالانہ فیس ممبر کی ہے اور صرف ممبروں کو کانفرنس ہال میں بولنے کی اجازت ہے (۴) ڈیلیگیٹ اور ممبر کو بچھونے کا سامان خود لانا چاہیے پلنگ وغیرہ کا انتظام مینجنگ کمیٹی کیطرف سے ہوگا۔ (۵) ٹکٹ کانفرنس روپیہ آنے پر روانہ ہوگا۔ (راقم جمال احمد ان۔ سی ایچ۔ انڈیری سکرٹری سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کڑا)

استفسار براہ نوازش آپ یا ناظرین وکیل میں سے کوئی صاحب بذریعہ وکیل اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں کہ خلفاء بغداد میں سے کس خلیفہ کے وقت میں فغفور چین کی مدد کیواسطے کچھ فوج بھیجی گئی تھی اور چین کی دیوار عظم کس فغفور نے اور تخمیناً اس عیسوی کتنے برس پہلے بنوائی تھی

وکیل کا ایک خریدار

وکیل ہفتہ میں دو بار حضرت فاضل ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ کئی مہینوں سے وکیل کے ہفتہ میں دو بار چھپنے کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ جو حضرات کہ اخبار کے بے شمار فوائد اور وکیل کے بحساب منافع اور خوبیوں سے واقف ہیں وہ مردہ دل قوم کے واسطے اسکو باران رحمت سمجھتے ہیں بلکہ ایسے روح افزا اخبار کو قوم میں روح پھونکنے کیواسطے قوم پر اسکا روزانہ کرنا واجب جانتے ہیں۔ اس لئے میں تمام قوم کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ اب زیادہ غافل و بے خبر رہنیکا وقت نہیں رہا۔ برائے خدا اب اپنے آپکو باخبر و باعلم و ہوشیار بنا کر قعر ذلت سے جلد نکالنا چاہیئے۔ اس قعر ذلت سے نکلنے کی تدبیر سوائے باخبر و باعلم ہونیکے اور کچھ نہیں ہے۔ اور باخبر ہونے اور ہوشیار بننے کا ذریعہ یہی اخبار ہے کیسی غفلت و بیخبری ہے کہ سات کروڑ مسلمانان ہند میں انکا ایک اخبار بھی روزانہ نہیں۔ ہماری اردو زبان میں جو ہندوستان کے تمام زبانوں کی ملکہ ہے اور تمام ہندوستان کی کشمیر سے راس کماری تک اردو بولی جاتی ہے

کہانسی کا عمدہ علاج چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی سے ہزارہا شفایاب ہو کر زندگی سے حظ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ حلق۔ یا پھیپھڑے کی کوئی شکایت ہو۔ اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوگا برسوں کی مزمنہ کہانسی جسے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا ہو۔ اس دوا سے کافور ہو جائے گی۔ جن مریضوں کو شفا سے مایوسی ہو چکی تھی۔ اور مشہور صحت بخش مقامات کی رہایش سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوا تھا۔ انکو اس کے استعمال سے کلی و قطعی فائدہ ہوا ہے۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی مرتب سے ملسکتی ہے

بہ ہاتک سب کی حاجت روائی ہے۔ اسمیں ایک بھی ہمارا روزانہ اخبار یا ہفتہ میں تین بار نہ ہو۔ حیف صد حیف۔ شرم! شرم! بنگلہ میں بنگالیوں کے مرہٹوں کے کئی روزانہ اخبار ہیں۔ بلکہ خوش نصیب باخبر بنگالیوں نے اپنی زبان کے سوا انگریزی میں بھی روزانہ جاری کر رکھی ہیں۔ اے قوم اگر اپکو دور دور ملکوں کی خبر نہیں تو اپنے ہمسایہ قوموں کی ترقیاں اپنے آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں انہیں سے سبق لیجئے۔ ترقی یافتہ قومیں تو اخبار کو اپنی ترقی اور عروج کا آٹھواں رکن اور اپنی زندگی کے لئے ممد حیات سمجھتے ہیں اگر ایک روز انکو اخبار نہ ملے تو انکی زندگی دوبھر ہو جائے۔ اخبار کا انتظار۔ اور اسکے ملنے کی خوشی ہلال سی بڑھکر انکو ہے۔ چونکہ اخبار ان کے لئے تمام دنیا سے روزانہ ہزاروں خوشخبریاں اور مژدہ لاتے ہیں۔ کہ آج فلاں ملک فتح ہوا۔ آج فلاں ملک میں اسقدر اقتدار اور وسیع بڑھ گیا۔ آج فلاں بندر پر زور زر سے قبضہ ہوا۔ فلاں ملک میں تجارت کا معاہدہ ہوا۔ فلاں فلاں ملکوں اور شہروں میں کمپنی نے کوٹھیاں کھولیں۔ فلاں فلاں ملک مقروض و مکفول بنایا گیا۔ فلاں جزیرہ و ملک میں قومی نو آبادیاں آبادی گئیں آج ملک میں بیسیوں مفید ایجادیں ہوئیں۔ قوم میں اتنے علمی ڈپلیٹے تقسیم ہوئے۔ ایسے ایسے علمی تجربہ ہوئے۔ غرض کہ ہزاروں روح افزا خبروں سے انمیں خوشیوں کی روح پھونکی جاتی ہے۔ اسلیے وہ اخبار کو اپنی زندگی کے لئے ممد حیات سمجھتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے لئے اخبار ہمیشہ ہزاروں غم کی خبریں لاتے رہتے ہیں کہ آج فرانس نے براہ نپولین افریقہ کو شکست دیکر صحرا نور دکیا آج سلطنت مراکو کے بعض حصہ پر قبضہ کرلیا آج مسلمانان الجزیرہ و ٹونس پر ظلم ڈھایا گیا ہے۔ آج بلگیریا اور کریٹ سے مسلمان جلاوطن کر دیئے گئے۔ روسی سلطنت سے مسلمان سایبریا جلاوطن ہو رہے ہیں۔ مدینۃ العلماء بخارا اوجاڑ کر دوسرا شہر آباد ہو رہا ہے۔ خیوا اور خوارزم برباد ہو رہا ہے۔ ایران میں روسیوں کے بیسیوں جال پھیلائے گئے ہیں۔ ملک میں روسی اقتدار بڑھتا جاتا ہے۔ ایران روس کا مقروض ہوا ہے۔ روس افغانستان کے شکار کے لیے ہرات پر تاک لگائے بیٹھا ہے۔ اور جرمنی نے تمام اسلامی بلاد کے راہوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا ہے۔ ہمارے گھڑوں کے رستے اجنبیوں کے حوالہ ہوئے ہیں۔ جاوا اور سماترا بورنیو و فیلپاین میں مسلمانوں پر ڈچ و امریکن سکھا شاہی کر رہے ہیں۔ شیخ سنوسی کی فکریں اور چینی مسلمانوں کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ کل یہاں میں ہندی جاری ہوکر مسلمانوں کو تاریک چاہ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ آج ممالک مغربی شمالی اودھ میں ہندی جاری ہوکر ہماری گدی سے زبان نکالی جا رہی ہے۔ پنجاب کے مدارس سے فارسی خارج کرکے مسلمانوں کے جوڑ جوڑ جدا کر دیئے گئے۔ ایسی جان کن روح رُبا و جگر خراش خبریں کون سُنے۔ اسلئے اخبار ہماری قوم کے لئے غمنامہ جانگداز و سوہان قلب ہے۔ اسکے دیکھنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔ اے بزرگان ان قوموں کو جو روزانہ ہزاروں روح افزا خبریں پہونچتی رہتی ہیں۔ یہ صرف انکی باخبر اور باہوش ہونیکا باعث ہے اور ہماری یہ سب جان گداز بدخبریاں ہماری بے خبری و بے علمی و ہر ایک امور مفاد و مضار سے غافل و جاہل ہونیکا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ باخبر و ہشیار کے ساتھ و نامہربانی جاہل و غافل کے ساتھ ہے۔ جنابمن قوم کی نادانی و غفلت پوشیدہ نہیں ہے۔ ابھی روزانہ بیسیہ اخبار روزانہ دہلی نے اور کتنے اخبار و رفاہی کاموں نے قوم کی بے توجہی سے عدم کی راہ لی۔ پس یہ قومی رفاہی عظیم الشان کام بغیر توجہ قوم کے کیونکر کامیابی کے ساتھ ہمیشہ چل سکتا ہے۔ **شعر** مابدیں منزل عالی نہ توانیم رسید ۔ ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند۔

اگر قوم اپنے تنفس کی ضیق حالت پر غور کرکے اس مفرح ذات و ممد حیات وکیل کیطرف توجہ فرمائیں تو

معدہ اور پیٹ کی خرابیوں کا بہترین علاج

تین بیس برس سے دوا فروشی کا کام کرتا ہوں اور اس عرصہ میں تقریباً تمام مشہور مرکب ادویہ کے بیچنے کا مجھے اتفاق ہوا۔ ان سب میں مجھے چیمبرلین کی دوائی قولنج۔ ہیضہ و اسہال کے برابر کوئی دوائی معدہ و شکم کی خرابیوں کے لئے مفید و مؤثر نہیں ثابت ہوئی۔ اسی دوائی سے میرے کنبہ کے دو آدمیوں کو مہلک ہیضہ سے شفا ہوئی۔ میں نے اپنے گاہکوں کو پاس اسکی سینکڑوں بوتلیں بیچی ہیں جو سب کے سب اسکی تاثیر عجیبہ کے مداح ہیں۔ میں ان بیماریوں کے لیے ہمیشہ اسی دوائی کی سفارش کرتا ہوں۔ اس دوا کو یقینی و سریع فائدہ ہوتا ہے اور طبیعت کسی طرح بدمزہ نہیں ہوتی۔

راقم اے ڈبلیو ویکفیلڈ۔ ساکن کوملبس۔ گا۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

دیوناگری کا اثر اردو لٹریچر پر

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ ناگری ایک ہفتہ میں آسکتی ہے مسلمانوں کو سخت مخالفت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حروف کی تبدیلی سے لٹریچر پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ہم اسوجہ سے مخالفت نہیں کرتے ہیں کہ دیوناگری ایسی مشکل زبان ہے جسکا حاصل کرنا مسلمانوں کو یہ محال ہے۔ بلکہ ہماری غرض مخالفت سے اپنے لٹریچر کا تحفظ کرنا ہے۔ کیونکہ حرف کی تبدیلی سے لٹریچر پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے دوسری زبان کے حروف سے ہرگز ہم الفاظ اسیطرح نہیں ادا کر سکتے جسطرح اپنی زبان کے حروف سے کر سکتے ہیں۔ اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی زبان کے الفاظ استعمال کرنیکو مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس سے ہمارے لٹریچر کو سخت نقصان پہونچیگا۔ علاوہ بریں لٹریچر ہر ایک قوم کی روح ہوتا ہے۔ جہاں لٹریچر میں تبدیلی ہوئی اور قومی روح زائل ہونے لگی بطور مثال کے اہل بنگال کے مسلمانوں کی حالت ہمارے روبرو موجود ہے جو ہندوستان کے بدترین مسلمانوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعلیم انگریزی بنگال میں برسوں سے آئی ہوئی ہے اور جو آجکل ترقی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مگر قومی ترقی اسیوقت ہو سکتی ہے جب اپنا لٹریچر درست ہو۔ ہر قسم کے خیالات و مضامین شائع ہو سکیں۔ ہر صورت سے ہم اپنے فیلنگ کو ظاہر کر سکیں یہ کام صرف اپنی ہی لٹریچر سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز ہمارے قبضہ میں برسوں سے ہو اسکو استعمال جسطرح ہم قادر ہیں۔ چند روزہ سیکھی ہوئی چیز پر ایسی قدرت ہرگز نہیں رکھ سکتے ہیں اور نہ کوئی دوسرا لٹریچر یہ کام دے سکتا ہے۔ افسوس صد افسوس بنگال کی یہ حالت ہے کہ اردو کی وہ کتابیں بھی نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ روزمرہ کے مسائل درج ہوتے ہیں مگر بخوبی نہیں پڑھ سکتے ہیں۔

مسلمان دوسری قوموں سے خواہ کتنے ہی پیچھے ہوں لیکن اگر انکا لٹریچر زندہ ہے تو وہ کاہل کہے جا سکتے ہیں لیکن مردہ نہیں خیال کئے جا سکتے۔ اصلاح ممکن ہے۔ آئندہ ترقی اور بہتری کی امید ہو سکتی ہے لیکن اگر لٹریچر مردہ ہو گیا تو مرض لاعلاج ہے۔ بلکہ مردوں ہی مردوں میں شمار کیا جاویگا۔ خواہ وہ بظاہر زندہ معلوم ہوتا ہو۔ اردو جو اسوقت تمام ہندوستان کی ملکی زبان ہے اور خاصکر یہ صوبہ ممالک غربی و شمالی و اودھ تو اسکا مرکز ہی ہے ہمارا لٹریچر ہے۔ پس لٹریچر میں تبدیلی ہونے سے ہم مسلمانوں کا تو گویا خاتمہ ہی ہو جاویگا۔ مذہبی۔ علمی۔ قومی جو کچھ ذخیرہ ہے وہ ہمارے پاس اردو ہی میں ہے اسوجہ سے ہم ان تمام خزانوں سے جو سینکڑوں برسوں میں نہیں معلوم کیسی کیسی مصیبتیں اٹھا کر اور محنتیں کر کے بدقت حاصل کئے گئے ہیں بالکل محروم رہ جاوینگے۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ مثل بنگال کے لٹریچر کی تبدیلی سے یہاں پر صرف اسی صوبہ کے مسلمانوں کو نقصان پہونچیگا۔ یہ صوبہ چونکہ اس زبان کا مرکز ہے اسوجہ سے

پچھلے مئی کے مہینہ میں ہماری پڑوس میں ایک بچہ کو ہیضہ ہو گیا۔ اور ڈاکٹروں نے اسکی صحت یابی سے صاف جواب دیدیا میں چیمبرلین کی دوائی ہیضہ و قولنج و اسہال کی ایک بوتل ہمسایہ کے مکان پر لیگئی اور اسے بتایا کہ اگر اس دوائی کا استعمال حسب ہدایات مندرجہ کیا گیا تو مجھے کامل یقین ہے کہ لڑکا شفایاب ہوگا۔ دو دن میں لڑکا بالکل چنگا بھلا ہو گیا۔ اور اب وہ نہایت چاق چوبند اور مضبوط ہے۔ میں نے بارہا اس دوائی کے استعمال کی لوگوں کو سفارش کی ہے۔ اور آئندہ جہاں تک مجھے علم ہے ایک مرتبہ بھی خطا نہیں کی۔ مرقومہ مسس کرٹس بیکر۔ مقام بک والٹر۔ ادھیو۔

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو نقصان عظیم برداشت کرنا ہوگا۔ جسکے برداشت کرنے کی انمیں ہرگز قوت نہیں ہے۔ ہمکو ندوہ لیوشن سے مخالفت صرف اپنے لڑیچر کے حفاظت کرنے کی غرض سے ہے کیونکہ اس سے جو آیندہ مضرتیں ہونے والی ہیں وہ ہمکو ابھی سے نظر آتی ہیں اور اسلئے ضروری ہے کہ انکو رفع کرنے کی مناسب تدبیریں کیجاویں۔

خداوند کریم کا شکر ہے کہ ریزلیوشن کی مخالفت میں مسلمانوں نے نہایت دانشمندانہ کارروائی کی ہے جیسے کہ ایک وفادار رعایا کو کرنا مناسب ہے۔ ہمکو امید ہے کہ اگر پسطرح لگاتار کوشش کیجاویگی اور صبر و استقلال سے کام لیا جاویگا تو گورنمنٹ ضرور انصاف کریگی جو پہلا اصول حکومت سلطنت برطانیہ کا ہے۔

میری یہی درخواست ہے کہ ہر ضلع سے کافی تعداد ڈیلیگیٹوں کی لکھنو کانفرنس میں آنا چاہئے جو جولائی کے دوسرے ہفتہ میں ہونیوالی ہے اور جسکی تاریخ سے بھی عنقریب اطلاع دیجاویگی۔ ہر ایک ڈیلیگیٹ کا فرض ہے کہ وہ کانفرنس میں صاف صاف ان کارروائیوں کا اظہار کرے جو اس عرصہ میں مخالف پارٹی کے عہدہ داروں نے عدالت میں کی ہے۔ یعنی ہمکو معلوم ہے کہ اکثر اضلاع میں حکام نے مجبور کیا ہے کہ مستغیث ناگری میں درخواست دیں اسکو کی درخواستیں بالکل واپس کردیجاتی ہیں۔ پس اگر ڈیلیگیٹ کانفرنس میں اس قسم کی کارروائیاں بیان کردیں گے جو ہز آنر کے حکم کے بالکل خلاف ہیں۔ تو ہمکو امید ہے کہ کانفرنس اپنے دعوی کے ثبوت میں پوری پوری وجوہات پیش کرسکے گی۔ یہ کام صرف کسی ایک مسلمان کے کرنیکا نہیں ہے۔ بلکہ سبکو ملکر کرنا مناسب ہے اور اپنی آیندہ آنیوالی مصیبتوں کے رفع کرنے کی تدبیر کرنا چاہئے۔ جسکا مقابلہ نہ صرف ہمکو کرنا ہے بلکہ اسکا اثر آیندہ نسلوں کے لیے ہمیشہ کو ہیگا۔ اگر اس مرتے وقت بھی قوم کا ساتھ نہ دیا تو ایسے مسلمان ہونے سے کیا فائدہ۔

راقم ایک مسلمان۔

ندوۃ العلماء اب اسکی ضرورت باقی نہیں ہی کہ اس مشہور ترین معزز مجلس کے اغراض و فوائد پر آئے دن اخبار و نکو کالم کے کالم سیاہ کرکے تحصیل حاصل کیجائے جس سے مضمون نگار اور ناظرین اخبار دونوں کا وقت ضائع ہو۔ ندوۃ العلما کے آغاز سے لیکر اسوقت تک قابل ترین واعظین اور مدبرین قوم اور پیشوایان ملت اور بہت اور تمام سمجھدار اشخاص نے کوئی دقیقہ اسکی تحریری اور تقریری تائید کا اوٹھا نہیں رکھا۔ بجز ایک کم سمجھ ناواقف متعصب جماعت کے کسی نے بھی اس سے مخالفت نہیں کی بہوتوں نے متفق للفظ ہوکر یہی کہا ندوہ عین وقت پر ہمارے نہیں بلکہ دیر کرکے قائم ہوا ہے۔ قومی ترقی اور بہبودی کے لئے اس مقدس اور معظم جماعت کی ایک مدت سے بیش از بیش ضرورت درپیش ہے اور اپنی قوم مسلمان قوم ہرگز بدون کسی ایسی ہی سمجھدار مذہبی جماعت کی رہبری اور سرپرستی کے ہرگز قائم نہیں رہ سکی۔ لہذا جس باب میں ایسا کامل اتحاد ہو پھر اسکی نسبت زیادہ طول طویل تحریروں کی کیا ضرورت باقی رہتی ہی۔ پھر جو عملی کام ندوہ نے شروع کیا ہے اسکی بہر از حد مفید اور ضروری ہونے کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ کون ہی وہ منصف مزاج مسلمان جو ایسے دارالعلوم کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہو جسکی بنیاد اُنسے رکھدی ہی اور ہمیں ابتک جو کچھ نقص یا کمی ہے وہ محض کمی سرمایہ کی وجہ سے ہے افسوس اور ہزار افسوس کرنیکا مقام ہے کہ سمجھ بوجھکر اور اسکی ضرورتوں اور فائدوں کو جانکر پھر بھی اسکی اعانت اور حمایت پورے طور پر نہیں کیجاتی اور گرجان طلبی نثار جانت۔ زمیطلبی سخن دریں ست کا عملی ثبوت دیا جاتا ہے۔ باوجود اس امر کے کہ مشرقی علوم یہانتک کہ ہماری مادری زبان اردو پر بھی مہلک حملہ آوروں نے زبردست حملہ کردیا ہے۔ تبھی ہمکو کان نہیں ہوتے ہوش نہیں درست ہوتی کہ آخر اسکا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ گو یہ سچ ہے کہ بہ نسبت اور قوموں کے مسلمان ایک مفلس قوم ہی۔ مگر بہتیرے کہ وہ ایک بھی دارالعلوم نہ چلا سکتی ہو۔ ایک کیا معنے۔ اگر قوم چاہے تو پیسہ پیسہ جمع کرکے دس ایسے دارالعلوم چلا سکتی ہے۔ ہاں کچھ نہ کرے اور مذہب کے نام پر ایک کوڑی بھی نہ دینا چاہے تو دوسری بات ہے۔ چاہے شادی غمی کے بیجا رسومات اور نام ونگ میں ہزارو نکا خرچ کیوں نہ ہو۔

کون نہیں جانتا کہ ندوۃ العلما کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ اسکا سالانہ جلسہ تھا جو اس سال کسخت طاعون کی وجہ سے نہیں ہوسکا۔ اور یہ ایسا سخت نقصان پہونچا ہے کہ اگر قوم نے اسکی حالت خاص توجہ سے کام لیکر جبر نقصان کی تلافی نہ کی تو دارالعلوم کی جان پر بن آئیگی میری رائے میں ایسے وقت بکل معنیان ندوہ پر خواہ وہ انجمن ہوں یا اخبار یا فرد واحد فرض اور واجب ہوگیا ہی کہ بلیغ کوشش اور سعی سے کام لیکر اگر زیادہ ممکن نہ ہو تو اسکا ایک سالہ خرچ تو جمع کردیں تاکہ وہ اپنا کام اچھی طرح سے چلا سکے۔ معزز ناظرین اب سب کی خدمت میں یہ التماس پیش کی جاتی ہے۔ صرف مضمون بازی اور لفاظی نہ خیال فرمائیگا اور ہی سب سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں عرض کردیا گیا ہے۔ ماننا اور نہ ماننا آپ صاحبوں کے اختیار میں ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔ (آپ سب کا خادم نہال احمد علوی حمیدی از کڑا)

الہ آباد ؎ شکست و فتح تو اللہ جانے لیکن امیر ✦ مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا ✦

شہر الہ آباد میں دو جلسے حمایت اردو کے ہوئے ایک تو منتظمہ کمیٹی کا اجلاس دائرہ شاہ حجۃ اللہ صاحب علیہ الرحمۃ میں ہوا جسمیں تقریباً دو سو عمائدین رؤسا وکلا و بیرسٹرایٹ لا تشریف لائے تھے۔ یہ جلسہ خاص خاص مسلمانوں کا تھا دو ایک سرآوردہ ہندو اور انگریز بھی تھے۔ ممبران منتظمہ کمیٹی نے باستصواب حضار جلسہ بغرض حمایت زبان اردو ایک جنرل میٹنگ کرنے کی رائے قائم کی چنانچہ ۲ جون ۱۹۰۶ء یوم یکشنبہ کو ایک عظیم الشان جلسہ دائرہ شاہ اہل علیہ الرحمۃ میں ہوا آدمیونکا وہ انبوہ تھا کہ تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔ مبصرین کی یہ رائے ہے کہ ساڑھے چار ہزار آدمیوں سے کم اور سوا پانچہزار سے زیادہ نہ تھے۔ اس جلسہ میں عوام الناس۔ کڈر۔ رعایتی آدمیونکی بہرتی نہ تھی۔ تمام الہ آباد اور الہ آباد کے کل رؤسا و تعلقداران و عمائدین کے علاوہ وکلا۔ بیرسٹرایٹ لا الطبا۔ تجار پیشہ۔ اہل قلم مسلمان عیسائی۔ ہندو سب شریک تھے۔ ۴ بجے سے لوگوں کی آمد شروع ہوئی ساڑھے سات بجتے بجتے میدان دائرہ باوجود وسعت تنگ ہوگیا۔ جلسہ نہایت مہذب۔ پنکھا۔ پانی کا معقول انتظام تھا۔ حاضرین جلسہ متانت و تہذیب سے آتے اور قرینہ سے بیٹھتے جاتے تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے سے کارروائی شروع ہوئی جناب مولوی فریدالدین احمد صاحب۔ خان بہادر سنج سابق کی تحریک سے عالی جناب خان بہادر مولوی حاجی حافظ شاہ محمد حسین صاحب رئیس صدر انجمن اور جناب مولوی محمد مجتبےٰ صاحب وکیل ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی کی تحریک سے جناب مولوی کرامت حسین بیرسٹرایٹ لا سکرٹری مقرر ہوئے۔

سب سے پہلے جناب صدر انجمن صاحب نے حاضرین جلسہ کو مخاطب فرماکر ایک بسیط و پرمضمون اسپیچ دی جسمیں انہوں نے بدلائل یہ اثبات کردیا کہ زبان اردو کے لکھنے کے لئے ناگری کے حروف تہجی بالکل ناکافی ہیں اور محض حرف ناگری کی جان لینے سے کوئی شخص اردو صحیح طور سے لکھ پڑھ نہ سکیگا۔ جبتک کہ وہ سنسکرت کو نہ سیکھے گا۔ اگرچہ اسکے سیکھنے سے بھی زبان اردو کو صحت تمام نہ لکھ سکیگا۔ ہندوؤنکا مقصود گو بظاہر تبدیلی حروف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت انکی یہ کوشش ہی کہ زبان اردو سے الفاظ فارسی و عربی نکالڈالے جائیں اور بجائے انکے سنسکرت کے الفاظ مروج و مستعمل ہوں اور یہ امر مسلمانوں کے لیے بیحد مضر ہے۔ بعد اسکے اور اسپیکرس نے اسپیچین دینی شروع کردیں اور سکرٹری کی اجازت سے رزولیوشن پیش ہوتے اور پاس ہوتے گئے۔

یوں تو کل اسپیکرس کی اسپیچین نہایت قابلیت اور علمیت سے بھری ہوئی تھیں۔ لیکن انمیں سے مجھے دو اسپیکرس کی اسپیچ بہت زیادہ پسند آئی۔ ایک تو پنڈت مرنا تھ جی خلف اکبر آنریبل پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب وکیل ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی کی ہی۔ جنہوں پہلے رزولیوشن کے پاس ہونے سے پہلے اور تائید کرنیکے بعد یکایک شان نگمان بعد حصول اجازت وہ وہاں دھار اسپیچ دی اور وہ ہندی کی چندی نکالی کہ حامیان ناگری کے دانت کھٹے ہوگئے۔ گردجی تک اپنی مگھیر اہوں گئے۔ جلدی میں لالہ جیمیر گئے بڑی ہی بیجدینا پر ماتما نگا ہوں

الزاکمہ - اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباسی اور اسکے نامور وزرا یحییٰ فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانحعمری لکھی ہی۔ عربی فارسی تاریخ۔ ادب و اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہی۔ علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیروز کے اسباب زوال برامکہ اور جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کے غلط واقعہ کی تحقیقات اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ مکمل کتاب تین حصو نمبر ۲۰ جزو میں ختم ہوئی ہی کاغذ درجہ اعلی تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوب صورت پایدار قیمت عی

المشتہر۔ منیجر اخبار وکیل امرتسر

ای ہمدردان اردو یہ ناحق کوشان حامیان ناگری کی کارروائیاں ہیں جس سے لوگ غافل بیٹھے ہیں ہمنے مانا کہ زبان اردو دربار شہوار ہے ایک چھتر ہیں ✦ بھی سخت حیرت ناک امر یہ ہی کہ اردو جیسی وسیع زبان خط ناگری میں کیسے ادا ہوسکے جسمیں چودہ حروف تہجی کی کمی ہے۔ (بقلم لالہ ایم۔ الہ آبادی)

راقم آزاد رو ہوں اور مسلک ہے صلح کل ✦ ہرگز کسی سے بغض و عداوت نہیں مجھے ✦

مختلف خبریں

آحاطہ بنگال میں ایک نوجوان ہندو عورت نے ایک بدمعاش کو جو بارادۂ بدشام کے وقت اُسکے مکان میں داخل ہوا تھا۔ چند ہفتے ہوئے قتل کردیا۔ عدالت سشن میں جوری نے ملزمہ کو بے گناہ قرار دیا۔ جج نے اتفاق نکیا اور مسل ہائیکورٹ میں بھیجدی۔ جسکے قابل ججوں نے فیصلہ کیا ہے کہ عورت نے حفاظت خود اختیاری کے استحقاق سے کام لیا۔ اُسپر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔

مہاراجہ میسور کی شادی کا ٹہیا وار کی ایک رئیس زادی سے بتاریخ ۶ - جون بڑی شاہانہ میسور میں ہوئی۔ گورنر مدراس مع لیڈی صاحبہ پانچ سو یورپین اور پانچہزار کے قریب دیسی مہمان باہر سے گئے۔ قیصرہ ہند اور نواب وائسرائے کیطرف سے مبارکباد کے پیغام پہونچے۔

مہاراجہ جے پور کے پندرہ لاکھ روپیہ کے عطیہ سے قحط زدگان کی امداد کے لئے گورنمنٹ نے دوہی فنڈ قائم کردیا ہے۔ اور اسکے انتظام کے لئے ایک خاص مجلس مقرر کیگئی ہے۔ پانچ لاکھ یا اس سے زیادہ چندہ دینے والا اسکے لائف ممبر ہونگے۔ سردست پانچ ممبر جنمیں تین اگزکٹو گورنمنٹ کے ارکان ہونگے۔ نواب وائسرائے یا ایک ایک ممبر صوبجات بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ پنجاب صوبجات مغربی کی گورنمنٹیں اور ایک ایک ممبر مہاراجہ جے پور۔ ایجنٹ صاحب ریاست ہائے راجپوتانہ اور ایجنٹ صاحب وسط ہند نامزد کرینگے۔ اسکے مقاصد تقریباً وہی ہونگے جو خیراتی چندہ کے ہیں۔ یعنی محض جان بچانے کے انتظام کے علاوہ جسے گورنمنٹ لینے ذمہ لے چکی ہے۔ انتظام پوشاک اور معالجہ قحط زدگان۔ پرورش یتامیٰ۔ شرفا اور پردہ نشین مستورات کی امداد۔ کاشتکاروں کی دستگیری مویشی وغیرہ اس فنڈ سے ہوگی۔

مسٹر بالاباری نے تمغہ قیصر ہند کی قبول کرنے سے انکار نہیں کیا۔ ایسا کرنا سوء ادب اور گستاخی میں داخل تھا۔ اور مسٹر بالاباری ایسے شریف النفس سے ایسی حرکت کبھی سرزد نہیں ہوسکتی تھی۔ انہوں نے صرف یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اسے استعمال نہیں کرینگے۔

کلکتہ کے دفتر اکوٹنٹ جنرل کے دو بنگالی کلرک دس ہزار روپیہ غبن کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔

سر میکڈانل غالباً مجوزہ قانون لگان کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے۔ کوالہ آباد سے سملہ گئے۔ اور ۱۲ جون تک وائسرائے کے مہمان رہے۔

لفٹنٹ کرنیل نواز خان سفیر متعینہ کابل کے ہمراہ دو دفعدار اور گیارہ سوار کابل گئے ہیں۔

نواب عماد نواز جنگ (حسن بن عبداللہ) کی درخواست کے متعلق گورنمنٹ ہند نے حکومت حضیہ کو اطلاع دی ہے کہ دربارہ سیاحت افغانستان وہ نواب صاحب کی کسی طرح مدد نہیں کرسکتی۔

کمانڈر انچیف ہند - ابھی تک کوئی شخص مستقل عہدہ دار مقرر نہیں ہوا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی تجویز ہے کہ لارڈ کچنر کو بالعوض انکی بیش بہا خدمات جنوبی افریقہ کے ہندوستان میں یہ ممتاز و اعلےٰ عہدہ دیا جائے۔

علیحدگی جوڈیشل اور انتظامی فرائض کے متعلق ہائیکورٹوں اور ڈسٹرکٹ ججوں سے بھی رائے لیگئی ہے۔

مسٹر تلک بنام گلوب - مسٹر تلک پر ولایت کے اخبار گلوب نے نامردانہ حملہ کیا تھا کہ وہ قاتلان پونا کے شریک ہے ٹائمس آف انڈیا نے اس خبر کی نقل کی تھی۔ مسٹر تلک نے ٹائمس پر میکہائیکورٹ میں نالش دایر کردی۔ مغرور اور ضدی ٹائمس آف انڈیا کو نیچا دیکھنا پڑا اور معافی مانگنی پڑی مسٹر تلک نے فیاضی کے ساتھ معذرت منظور کرلی اور پورانے دشمن سے بدلہ لینے کی خواہش نہ کرکے درگذر کیا بعد میں گلوب اخبار کو نوٹس دی کہ آپ بھی معافی مانگئے ورنہ نالش دایر ہوگی۔ تمہاری معذرت منظور کی جاویگی بشرطیکہ ڈیڑھ سو پونڈ کی رقم مجروحین ٹرانسوال فنڈ میں اور ڈھائی سو پونڈ فنڈ قحط زدگان ہند میں دو۔ گلوب نے خط کا جواب تک نہیں دیا۔ مسٹر تلک کب خاموش

رہنے والے تھے۔ اونہوں نے فوراً ہی بارسٹر مقرر کرکے ولایت میں نالش دایر کردی۔ امید ہے کہ دسمبر تک فیصلہ ہوگا۔

توسیع میعاد - رعایا ممالک مغربی و شمالی کی درخواست حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر اور سکرٹری آف اسٹیٹ صاحب بہادر نے منظور فرمائی اور سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر کو توسیع میعاد حکومت کا ایک سال کے لئے موقع دیا۔ حضور نے بھی منظور فرمالیا ہے۔ اب میعاد لفٹنٹ گورنری سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر بجائے نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کے نومبر سنہ ۱۹۰۱ء میں ختم ہوگی۔

پانی کا قحط - ممالک متوسط سے پانی کے قحط کے نہایت ہی دردناک حالات معلوم ہوئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں افراد تی میں بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ مینو نسپلٹی کے بمبوں کے قریب باہم ایک گھڑا پانی کے لئے سر پھٹول کرتے ہیں۔ جوار کی فصل وہاں جلد بوئی جاتی ہے۔ وہ پیدا نہیں ہوئی ہے کیفیت روئی کی ہے۔ ایڈووکیٹ کے بنارسی نامہ نگار صاحب مہاراجہ صاحب بائی سو کے جشن شادی میں شرکت کو تشریف لے گئے ہیں آپ خط میں لکھتے ہیں کہ ممالک متوسط میں سبزی کہیں نظر نہیں آتی ہے۔ نظارہ پہاڑیوں ٹیلوں اور جنگلوں کا ہیبتناک ہے بعض ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کو پانی نہیں ملتا کہ اپنے خشک منہ تر کریں۔ ریلوے بمشکل سے بعض مقامات پر اپنے ضروریات کے لئے پانی کا انتظام کرتی ہے۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرے اور مصائب سے نجات دے۔

ایک بنگالی متوسط درجہ کے شخص کو ۳ ماہ کی سزا داماد کی تحریک پر اس جرم میں ہوئی کہ اُسنے طمع کیا ہوا زیور شادی میں بجائے طلائی زیور کے دیدیا قرار تھا۔ کہ طلائی زیور دیں گے۔ دیا بھی کہکر کہ طلائی زیور ہے مگر مفلسی نے بے ایمانی کرائی اُس شخص نے جرم سے اقبال کیا مگر مفلسی کا عذر کیا کہا کیا کرتا۔ اگر کی کا بیاہ کیونکر ہوتا۔ اگر جیل نہ کرتا۔ مجسٹریٹ نے رحم کھاکر صرف ۳ ماہ کی سزا دی۔

شدیلہ میں شنبہ کو ایک جلسہ مخالف رزولیوشن میں منعقد ہوا۔ گنیش پرشاد سنگھ کو عدالت اپیل نے ضمانت پر چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ مگر ۱۲ - جون تک ان کے دوستوں نے دس ہزار کی دو ضمانتیں داخل نہیں کیں اپیل میں تاریخ ۱۲ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ انکے نائب رام شنکر کو ایک اور مقدمہ میں تین سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا ۱۲ - جون کو ملی۔ عدم جرمانہ وصولی پر مستغیث کو ملیگا۔

مسٹر گبن نامی ایک نوجوان یورپین لکھنو کو حیلہ بہانے سے ایک شخص نے دھوکہ دیکر شکار میں لیجاکر بمقام پیلی بھیت قتل کردالا تھا۔ نیپال سے مجرم گرفتار ہوکر آیا ہے۔

محض شبہ میں مسٹر منظور احمد ایڈیٹر بکاسک مہاراجہ پٹیالہ کے ساتھ سہارنپور کی پولیس نے بقول ہندوستانی وٹریسپون نہایت ہی بدتہذیبی کا برتاؤ کیا۔ کسی دشمن کے دھوکہ میں پولس نے انبالہ سے سہارنپور تک انکا پیچھا کیا۔ گالیاں دیں گاڑی سے اوتار کر اپنی حراست میں رکھا جب معلوم ہوا کہ اس معزز شخص کے ساتھ کسی اور کے دھوکہ میں ہتھکڑیوں نے سختی کی تو انسپکٹر صاحب نے معذرت کی اور چاہا کہ معاملہ آگے نہ بڑھے تین ہی روز کے بعد منظور احمد اور انکے چچا جو سہارنپور میں سپرنٹنڈنٹ آبکاری ہیں گرفتار ہوگئے۔ نہیں معلوم کیا پوشیدہ راز ہے۔

کانگرس پارٹی کے ارکان بھی ملکہ معظمہ کی دوسری رعایا کیطرح عساکر قاہرہ انگلشیہ کی فتوحات پر خوشی کے جلسے اور اظہار مسرت کی تقریریں تو برابر کررہی ہیں۔ لیکن اُن تقریروں میں وہ ایسے الفاظ استعمال اور خیالات ظاہر کرنے سے باز نہیں رہسکتے۔ جو موقعہ و محل کے نامناسب ہونے کے علاوہ اخلاق و صاف دروغی کے لحاظ سے بھی قابل ستایش نہیں سمجھے جاسکتے۔ الہ آباد کے ایک جلسہ خوشی سے جو کانگرس کے معاونین کیطرف سے کیا گیا تھا۔ اس اعتراض کو بہت تقویت ہوگئی ہے۔

دیسی فوج کے لئے آیندہ آٹھ ماہ کے اندر ۴۱ ہزار لی انفیلڈ (میگزین) رائفلیں ولایت سے پہونچیں اور اسطرح اپریل آیندہ تک نصف ہندوستانی فوج اس رائفل سے مسلح ہوجائیگی۔ تجویز ہورہی ہے کہ توپیں نہ سہی کم از کم رائفلیں تیار کرنے کے کارخانے ضرور ہندوستان میں بھی قائم کئے جائیں۔

قحط فنڈ ہندوستان میں ایک کروڑ روپیہ کے قریب چندہ موصول ہوچکا ہے۔ قحط زدگان کی تعداد امدادی کا مونیہ ۵۰-۵۸ لاکھ کے درمیان ہے۔ بمبئی گورنمنٹ کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے انتظام قحط کے لئے پنجاب گورنمنٹ کو چند سو ملین مستعار دینے کی سفارش کی ہے۔ ۱۷۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۰ء

ہندوستان کی ریلوے لائنوں کی سالانہ بچت ہوئی ۳۰۲ ملین روپیہ ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء کے قحط سخت میں یہ بچت ہوئی ہے۔ ۱۸۹۹ء کے قحط میں ۱۲ ملین روپیہ خرچ ہوا تھا۔ ۱۹۰۰ء کے قحط میں صرف ۲ ملین روپیہ خرچ ہوا۔ ہندوستان کے حساب سے نافع ہوا۔

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

نیز ان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱

منشی اکرم علی صاحب نقشہ نویس۔ دفتر کمانڈنگ رائل انجینیر۔ مالاکنڈ ۵ روپیہ

(میزان کل۔ سالوعہ ۹ ر)

خدیو مصر کی والدہ مکرمہ وسط مئی میں قسطنطنیہ پہونچ گئیں۔ جلالت مآب نے اعلیٰ حاجب کو مزاج پرسی کے لیے انکے پاس بھیجا۔ اسیدن خدیو کے دیوان کا اعلے اسکڈری اظہار عبودیت کے لئے مابین ہمایون میں جاکر تحسین سکر بک سے ملاقی ہوا۔ بالعالی نے اپنے تمام سفرار متعینہ یورپ کو حکم دیا ہے کہ وہ خدیو کی سیاحت یورپ کے دوران میں اُسکے رتبہ کے مطابق اُسکا ادب و احترام کریں۔ خدیو اپنے متبوع اعظم کی اجازت سے رسمی طور پر انگلستان

ہسپانیہ کے اکثر شہروں میں حکومت کے ظالمانہ ٹیکسوں کی بہار سے تنگ ہو کر باشندوں نے بغاوت کردی ہے۔ اونمیں اب فوجی قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اسطرح اُٹلی کے پارلیمنٹ میں مخالف الرائے ممبروں کی مسلسل مخالفت اور فتنہ پیدا کرنیوالی دھنگا شتی سے تنگ آکر بادشاہ نے پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کردیا ہے۔

مناسطر (ولایت البانیا) کا ایک متمول یونانی تاجر صوبجات مناسطر و کوسووا میں یونانیوں کے لئے مدارس قائم کرنے کی غرض سے چار لاکھ روپیہ وصیت کر گیا ہے۔

نہری پاشا وزیر تعلیم کی صاحبزادی کی شادی ماہ اپریل سلیمان کمال الدین بک مستشار صدارت عظمیٰ و محرر وزارت خارجیہ کے ساتھ اور مسز نصرت علی صاحبہ دہلوی ثم استنبولی ممبر انجمن تفتیش معارف کی صاحبزادی کا عقد مصطفےٰ احسان بک ملازم صیغہ تار سے ہوا۔

شیخ الاسلام عبداللہ کو لیئم نے جو جامع مسجد لورپول میں بنانیکا ارادہ کیا ہے۔ اوسمیں چار سو مرد اور ایک پردہ دار متصلہ مقصورہ میں ایک سو عورتیں باجماعت نماز پڑھ سکینگی۔ امام و موذن کے لئے غسلخانہ وضو کے لئے حوض۔ الغرض تمام ضروریات کا اوسمیں انتظام ہوگا۔ رقبہ مسجد کا ۴۵۰ مربع گز ہوگا۔ اسکی درمیانی محراب میں ۳۵ قدم اوپر ۱۲ قدم قطر کا طلائی ہلال بنایا جائیگا۔ خرچ کا اندازہ دو ہزار پونڈ کا کیا گیا ہے لورپول کا ایک عیسائی اخبار شیخ ممدوح کے اوصاف حمیدہ کی بہت تعریف کرکے لکھتا ہے کہ وہ ۱۸۸۳ء میں مراکو میں مسلمان ہوئے ۱۸۸۹ء تک اور گیارہ شخصوں نے انکے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور سن مذکور میں اسی قلیل جماعت نے لورپول میں شاہ ناصر الدین مرحوم کیخدمت میں ایڈریس پیش کیا تھا۔ اسوقت نو مسلموں کی تعداد تین سو سے اوپر ہے۔ ۱۸۹۰ء میں شیخ موصوف سلطان المعظم کی طلبی پر پہلی مرتبہ قسطنطنیہ گئے۔ دوسری مرتبہ ۱۸۹۲ء میں اور اب تیسری مرتبہ ۱۹۰۰ء میں آستانہ علیہ گئے ہیں۔ انکو سلطان المعظم کی طرف سے کئی خطاب اور حال میں تمغہ مجیدی درجہ چہارم۔ سلطان مراکو کیطرف سے ۱۸۹۳ء میں دستار فضیلت مع طلائی انگشتری۔ اور امیر کابل کیطرف سے کلاہ عزت اور تمغہ طلائی مرحمت ہو چکا ہے اکتوبر ۱۸۹۹ء میں شاہ ایران نے انکو لورپول میں نائب ایرانی قونصل مقرر کیا۔ انکا بڑا بیٹا سلطانی یادروں کے زمرہ میں شامل ہے۔ انکے قائم کردہ یتیم خانہ اور مدرسہ میں ایکسو بیس غرباء یتیم پرورش اور تعلیم پاتے ہیں۔

بقول المعلومات حالانکہ پچھلے سات برسوں میں باقی تمام ہندب حکومتوں کے قومی قرضے کم بیش زیادہ ہوئے۔ چنانچہ جرمنی اور روسی کے قرضوں کی مقدار تقریباً دگنی ہوگئی۔ جلالت مآب کے حسن انتظام اور تدبیر صائب کی طفیل دو کروڑ ۵ لاکھ ۱ ہزار ۱۵۴ پونڈ ترکی قومی قرضہ سے ادا کئے گئے۔ اور ادھر فوجی و ملکی نظام و انتظام کو ایسا معقول و مستحکم کیا گیا کہ گذشتہ چند صدیوں میں پہلے کبھی ملک کی حالت ایسی عمدہ نہ تھی جیسی کہ اسوقت ہے۔

ٹرکی میں قاعدہ ہے کہ جسکو پرانی سکوکات یا اشیاء قدیمہ کا دفینہ ملے اور وہ خود بخود انکو حکومت کے پیش کردے تو اسی نقدی کا نصف حصہ عطا کردیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں بغداد کے ایک یہودی تاجر کو ایسے دفینہ کا نصف حصہ بالیتی تخمیناً چھ سو روپیہ ملا جسے اوسنے قابل تعریف حمیت سے کام لیکر ابتدائی اسلامی مدرسوں کو نذر کردیا۔

بنکاک میں اسلامی مدرسہ قائم کرنیکی تجویز حضرت سلطان المعظم فرمانروائے دولت روم نے اپنے (فضل و مقام تبادیہ) کو ایک سو قرآن مجید روانہ فرماکر حکم دیا تھا کہ ان کو بنکاک کے محمڈن سکول کے طلباء میں تقسیم کردیا جائے۔ چونکہ یہاں اب تک کوئی محمڈن سکول نہیں تھا۔ لہذا اب کوشش ہو رہی ہے کہ ایک اسلامی مدرسہ کھولا جائے۔ یہاں مسلمانوں کی کچھ زیادہ آبادی نہیں ہے۔ بڑے جزیرہ میں ایک سو کے قریب بمبئی کے سوداگر آتے ہی تامل اور ایک ہزار کے قریب ضلع ہزارہ وغیرہ کے پٹھان ہیں۔ بہرحال جائے فخر ہے کہ حضرت سلطان المعظم نے یہاں کے معدودے چند مسلمانوں کو اپنی توجہ شاہانہ سے محروم نہیں رکھا۔

راقم حافظ محمد علی نامہ نگار پیسہ اخبار از سیام۔

سلطان المعظم نے جنرل نشات پاشا کمانڈر صدود یونان کو مارشل (مشیر) کا رتبہ عطا فرمایا ہے۔ مارشل ممدوح نے محاربہ یونان میں قابل تعریف شجاعت و قابلیت دکھائی تھی۔

قحط زدگان ہندوستان کی امداد و اعانت کی ترغیب دلانیوالے مضامین ترکی اخبارات میں اب تک برابر شائع ہو رہے ہیں

وزارت تعمیرات عامہ نے حجاز ریلوے کی تیاری کے لئے نو انجنیر منتخب کرکے انکی فہرست مابین میں ارسال کی تھی۔ انکا انتخاب کو جلالت مآب نے منظور فرمالیا ہے۔ دمشق میں حجاز تک تار کا سلسلہ بڑھانے کے لئے کافی ستون جمع ہوگئے ہیں۔ حجاز ریلوے کی سلیپروں کے لئے جلالت مآب نے خاص املاک سلطانی سے لکڑی کاٹنے جانیکا حکم دیا ہے۔ تین انجنیر عثمان آفندی، مختار آفندی اور نجیب آفندی حجاز کو روانہ ہوگئے ہیں۔

سلطان المعظم نے قیصر جرمنی کے ولیعہد کو طبقہ امتیاز کا مرصع نشان مارشل شاکر پاشا در سلطانی کے ہاتھ ارسال کیا تھا جسے پاشائے موصوف نے جلسہ بلوغت کے دن قیصر کے حوالہ کیا۔

ترکی توپخانہ میں ماسر قسم کی جو رائفلیں تیار ہو رہی ہیں۔ وہ ازسرنو نہیں بنائی جارہیں۔ بلکہ ماڈنی نہری رائفلوں کو جنسے پہلی فوج مسلح تھی ماسر قسم کا بنایا جارہا ہے پہلے بطور نمونہ چند رائفلوں کو تیار کرکے بارگاہ سلطانی میں پیش کیا گیا۔ اور جب وہاں پسند آگئیں تو پھر کام باقاعدہ شروع کردیا گیا۔

قسطنطنیہ کے مدرسہ عشیرت سے جو عرب و کروستان کے رؤساء کے بیٹوں کے لئے مخصوص ہے دو برس میں ایک دفعہ طلباء کو اپنے وطن جانے کے لئے رخصت ملتی ہے۔ اس سال ۸۳ طلباء کی باری آئی۔

سلطان المعظم نے یہ معلوم ہونے پر کہ انکی سلطنت کے کاشتکار زیادہ تر اسوجہ سے جدید آلات زراعت کو استعمال نہیں کرتے کہ مرمت طلب ہو جانے پر انکو درست کرنیوالا کوئی نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ ہوا ایسے صناع تیار کرنے اور استخراج معاون کا علم رکھنے والے بہم پہونچانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ جسکی تعمیل میں قسطنطنیہ کے تمام صنعتی مدارس جدیدہ میں آہنگری و نجاری اور علم معاون کی تعلیم کا دائرہ بہت وسیع کردیا گیا۔ مگر چونکہ انکے طلباء زیادہ تر شہری تھے۔ مفصلات میں کوئی بڑا فائدہ محسوس نہ ہوا۔ جسپر وزیر زراعت نے حال میں تمام صوبوں کے گورنروں کو لکھا ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ سے دو دو ایسے طلباء جو اس کام کے بہمہ وجوہ لائق ہوں منتخب کرکے صنعتی مدرسہ میں بھیجدیں۔ چنانچہ صوبوں سے پانچ پانچ طلباء منگوائے گئے ہیں۔ سرکاری ایماء و تحریک پر گذشتہ چند برسوں میں ترکی کاشتکاروں میں جدید آلات کا بہت رواج ہوگیا تھا۔ اور اُن سے انکو فائدہ بھی بہت پہونچا۔ مگر ٹوٹے بگڑے کی مرمت نہ کرنیوالوں کی عدم موجودگی سے کاشتکار پھر قدیم آلات کے استعمال پر مجبور رہ گئے تھے۔

یمن و حجاز میں بموسم گرما ترکی افواج کی حفظ صحت اور آسایش کا بھی اوسیطرح انتظام و اہتمام کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ہندوستان میں گورہ فوج کے لئے کیا جاتا ہے۔ یمن کے ضلع تعز میں محمد آفندی شوکانی قسطنطنیہ کا ایک عالم اتھی دیدیا ہوا تنخواہ پر لوگوں میں وعظ و نصیحت سے علم و ہنر کا شوق پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے

تار کی خبریں

لندن ۴۔ جون جوہانسبرگ کا بویر جج کاک کانوں کو اڑانے کے اقدام کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ (ہم جیسن کے رازدار انگریز باشندگان جوہانسبرگ کو اس نے سخت سزائیں دی تھیں۔ وکیل)۔

جنرل رنڈل کو تاریخ ۲۹۔ مئی جس میدان میں بویروں سے لڑنا پڑا۔ اسکو گھاس میں غنیم نے آگ لگادی ہوئی تھی۔ ہماری فوج شعلوں میں سے آگے بڑھی۔ مگر آخر خش جلنے سے بچنے کے لئے اوسی غنیم کی تار توپ گولیوں کی بوچھار میں رُخ بدلنا پڑا۔ **چینی** مفسدوں نے دو انگریز پادریوں کو قتل کردیا ہے۔ سولہ روسی کاسک پیکن سے پورپنیوں کی مدد کو گئے۔ انکا باغیوں سے مقابلہ ہوا۔ جسمیں سولہ باغی قتل۔ بہت سے زخمی۔ اور چار کاسک مجروح ہوئے۔ آٹھ امریکن پادری بھی گم ہوگئے ہیں۔ پیکن سے آگے جو پہلا سٹیشن ہے اُسے باغیوں نے نیچ پل مسمار کردیا ہے۔ جس سے ریلوے لائن ناقابل گذر ہوگئی ہے۔ **لندن** کا لارڈ مئیر ۲۶ جون کو خدیو کو ایک نہایت خوبصورت صندوقچہ میں ایڈریس پیش کریگا۔

۵۔ جون۔ کرنیل ہوہنا ور جنرل ہیڈن پاول میفکنگ سے جاکر بمقام لیچن برگ جنرل نٹھر کو جاملے۔ انگریزی فوج آج پری ٹوریا میں بلامزاحمت داخل ہوگئی۔ ۴۰۔ کو پری ٹوریا سے ۲ میل کے فاصلہ پر بویروں نے لارڈ رابرٹس کا پامردی سے مقابلہ کیا۔ مگر شام کے قریب پسپا ہوگئے۔ معرکہ میں ہمارا نقصان کچھ زیادہ نہ ہوا۔ **چینی** مفسدوں نے سرکاری فوج کو شکست دیکر ساٹھ سپاہی قتل کئے۔ اسکے بعد انہوں نے بندر ٹنٹین پر حملہ کیا۔ جہاں یورپین فوجیں جہازوں سے اتاری جارہی ہیں۔ اشانتی سے خبروں کی عدم وصولی سے تشویش پھیل رہی ہے۔ کرنیل کارٹر تین سو فوج لیکر گورنر کو جاملنے کی غرض سے مقام قمسو سے روانہ ہوا ہے۔ ۶۔ جون۔ کروگر اور بوتھا کی بیویاں پٹری ٹوریا میں ہیں۔ انگریزی قیدیوں کا حصہ کثیر ابھی واٹر وال ہیں ہے۔ پری ٹوریا میں ایکیو سے اوپر انگریز مقید افسر پائے گئے۔ جن کو فی الفور قید سے چھڑا دیا گیا۔ تیرھویں جاگیرداری پلٹن کو لنڈلی کے قریب بویروں نے قابو کرلیا ہے۔

لارڈ متھوان ۲ (وہ تو دو سو میل کے فاصلہ پر فری سٹیٹ کے شمال مغربی حصہ میں ہے۔ اچانک مشرقی حصہ میں کسطرح پہونچگئے؟ وکیل) اُسے بچانے کے لئے سر ٹوڈ کو بھیجا گیا۔ مگر بعد از وقت پہونچے۔ تاہم انہوں نے دو تین ہزار بویروں کو ۵ گھنٹوں کی مسلسل لڑائی کے بعد کامل زک دیکر بدلہ لے لیا۔ لڑائی سے پہلے وہ ۴۴ میل کا فاصلہ ۲۵ گھنٹوں میں طے کرکے آئے تھے۔ اس پلٹن میں صرف تین کمپنیاں تھیں۔ اس خبر سے اس قیاس کی تردید ہوگئی ہے۔ کہ جنرل رنڈل کے معرکہ سے پلٹن مذکور کی مخلصی ہوگئی تھی۔ جنرل برابانٹ نے فکسبرگ کے جنوب میں دو دفعہ بویروں کو زک دی۔ اب بویر ہیت الحجم کے قریب مقیم ہیں۔ ڈیوک آف نارفاک کا گھوڑے سے گرکر کولہا اُتر گیا ہے۔ چینی معاملات کی صورت حال بقول ٹائمز انگلستان کو اپنے جمیع وسائل سے بدرجہ اتم کام لینے پر مجبور کرنیوالی ہے۔ امریکن سفیر نے اپنی حکومت کو لکھا ہے کہ حالت بدتر ہوگئی ہے۔ ایک ہلکا امریکن اگن بوٹ جو پایاب پانی میں چل سکتا ہے ٹلپائین سے ٹینٹین بھیجا گیا ہے۔

لندن ۷۔ جون۔ بویر انگریز اسیران جنگ کو مقام نوٹ گی ڈاکٹ کو جسکی آب وہوا نہایت خراب ہے بھیج رہے ہیں۔ ایک ہزار ابتک وہاں پہونچ چکے ہیں۔ باقی قیدیوں کی رہائی اور جنرل بوتھا کے موقعہ اقامت کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ جاگیرداری فوج کی تیرھویں پلٹن کے بمقام لنڈلی یکم جون کو دو افسر سولہ سوار قتل۔ ایک لاپتہ۔ تین دیگر افسر اور ۲۵ سوار زخمی اور باقی گرفتار ہوئے۔ (اس پلٹن کے عمومی سوار بھی عموماً شرفا اور متمول آدمی ہیں۔ وکیل)۔ قیاس ہے کہ لارڈ رابرٹس جنوبی افریقہ کے مفتوحہ علاقوں کے فوجی گورنر ہونگے۔ اور انکے بعد سر الفرڈ ملنر ملکی منتظم۔ چین میں حالت دن بدن نازک ہوتی جارہی ہے۔ انگریزی سفیر نے ۷۰ مزید بحری سپاہیوں کے لئے تار دیا ہے۔ روسی سفیر نے چینی گورنمنٹ کو کہا ہے کہ اگر کہو تو روسی سپاہ مفسدوں کی سرکوبی کے لئے حاضر ہے۔ گورنمنٹ نے جواب دیا کہ وہ اپنی فوج سے اس بلوہ کو فرو کریگی۔

چنانچہ کل رات باکسروں (مفسدوں) کی فی الفور سرکوبی کے لئے تاکیدی فرمان صادر ہوا۔ ٹینٹین پر حملہ ہونے کی خبر غلط ہے۔ دو انگریزی جنگی جہاز تنگو ٹاکو کے قریب پہونچگئے ہیں۔ رائٹر کا بیان ہے کہ چین میں دول کی طرف سے کسی پولیٹکل کارروائی کے کئے جانیکا کوئی مسئلہ ابھی پیش نہیں ہوا۔ امراء بحر اور قونصل اجنبی رعایا کے جان مال کی حفاظت کی تنظیم سوچ رہے ہیں۔ یہ کوئی تجویز نہیں ہے کہ کوئی واحد طاقت دوسروں سے علیحدہ ہوکر کارروائی کرے۔ دو ہزار روسی فوج مع سامان کیشرمی میں (جنوبی روس کے بندرگاہ) اوڈیسہ سے مشرق کو روانہ ہوئی چھ جہاز فوج لیکر عنقریب اور روانہ ہونے والے ہیں۔

۸۔ جون۔ مسٹر کروگر سے ایک اخبار کے نامہ نگار نے بمقام مجاڈاڈارپ ملاقات کی۔ مسٹر کروگر نے اوسے کہا۔ کہ جب تک ملک میں پانسو مسلح آدمی بھی باقی رہینگے۔ بویر کبھی مقابلہ سے دست بردار نہیں ہونگے۔ ٹرانسوال کی حکومت تمام مقاصد لیے برابر زندہ و قائم حکومت ہے۔ میں ملک کو نہیں چھوڑونگا۔ اصلی لڑائی تو اب شروع ہوئی ہے۔ کرنیل پلومر مقام زیرسٹ پر بلامزاحمت قابض ہوگیا۔ باشندوں نے خود بخود انگریزی علم نصب کرکے انگریزی قومی گیت گایا۔ اور بویر الکار رانی کہا۔ کہ انگریزی حمایت و حفاظت کا یقین دلایا جائے تو وہ اطاعت کی حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ جنرل ہیڈن ریفاضلاع زیرسٹ و تلمالی کا انتظام کررہا ہے۔ برل فریق کے سرغنہ سرینہ نے کل گلاسگو تقریر کرکے کہا کہ مفتوحہ علاقوں کا الحاق لازمی ہے۔ فتح دامن کے بعد ہمکو چاہئے کہ حتی الامکان جلد بویروں کو سلف گورنمنٹ کے حقوق عطا کرکے دوست بنالیں۔ چین۔ چار ہزار باکسر اسو چینی فوج کا پیکن کے قریب محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ ۷ جون کی شام تک لڑائی ابھی جاری تھی۔ پانسو مفسد قتل ہوچکے ہیں۔

۵۔ انگریزی بحری سپاہی جہازوں سے اُترکر اجازت کی انتظار میں بندر ٹنٹین کے سٹیشن میں مقیم ہیں۔ چینی حکام انکی روانگی میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔

۹۔ جون۔ جنرل بُلر نے ۸ کو مراسلہ بھیجا ہے۔ ہم نے ایک ایسا موقعہ فتح کرلیا ہے۔ جس سے میری خیال میں بویروں کے لئے لینگ نیک پر قابض رہنا محال ہوگیا ہے۔ جنرل کوک کے دسویں بریگیڈ نے ۶۔ کو وان ویک پہاڑی فتح کی۔ اس معرکہ میں ہمارے چار قتل ۱۳ زخمی ہوئے۔ ۶ و ۷ کو ہمنے چار مذنی توپیں اس پہاڑی پر اور دو اسکی ایک متصلہ شاخ پر نصب کیں۔ فوج نے بڑی دلاوری سے حملہ کیا۔ دشمن کا بازو خطرہ میں ہوگیا۔ جسپر اوسے مجبوراً اپنی جگہ سے جو نہایت محفوظ تھی پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس لڑائی میں ہمارا تقریباً کچھ نقصان نہ ہوا۔ "پری ٹوریا" میں داخل ہونے سے پہلے کرنیل لسلی کو بویروں کی ایک کلدار توپ ملی۔ اور ایک اور کلدار توپ ریلوے سٹیشن سے دستیاب ہوئی۔ اس لڑائی میں بویروں کا بہت اور ہمارا خفیف نقصان ہوا۔ ریلوے انجن اور گاڑیاں بہت سی ملیں۔ چین۔ بندر ٹاکو میں اسوقت ۲۵ جنگی جہاز موجود ہیں۔ جنمیں نو سو سیاہ خشکی پر اُتاری جاچکی ہے۔ انگریزی جنگی جہاز جالوت جبل طارق سے چین کو گیا ہے۔ ڈیوک آف ولنگٹن فاتح نپولین کا پوتا جونیئر ڈیوک تھا۔ فوت ہوگیا ہے۔ کمپنی کی حفاظت کے لئے وہاں کے باشندوں کانوں کے ملازموں سے جو والنٹیر فوج سوا لاکھ مرتب کیگئی تھی وہ توڑ دیگئی ہے۔ لیکن مشغول کار زار فوج کا کوئی حصہ صیغہ جنگ اگست کے خاتمہ سے پہلے انگلستان واپس بلانیکا ارادہ نہیں رکھتا۔ سب سے اول نوآبادیوں (آسٹریلیا و کینیڈا) کی فوجیں واپس کیجائیں گی۔ پھر وہ فوج جو ہندوستان سے آئی۔ چونکہ ٹرانسوال میں اب موسم سرما شروع ہوگیا ہے۔ اور فوج اگلی مہم کے لئے ناکارہ ہوگئی ہے۔ اسلئے غالباً اس فوج کو موسم گرما میں ہندوستان واپس نہیں بھیجا جائیگا۔ مزید برآں اس تجویز کی تکمیل و تعمیل کے لئے بھی بیشمار فوج کی ضرورت ہوگی کہ مفتوحہ علاقوں میں بویروں کی خانہ بخانہ تلاشی لیکر اسلحہ ضبط کیا جائے۔ انگلستان میں جاگیرداری فوج کی پلٹن کو رپتیان کی گرفتاری اور اسکے کئی افسروں کی ہلاکت پر سخت افسوس عام طور پر کیا گیا ہے۔ زخمیوں اور ماخوذین میں لارڈ لانگفورڈ۔ مسٹر گوشین وزیر بحریہ کا بھتیجا۔ افسر آئرلینڈ کے لارڈ چانسلر اور کئی دیگر جنٹوں کے بیٹے شامل ہیں۔ جنرل رنڈل نے اس پلٹن کو کمک پہونچانے کے لئے جو لڑائی کی۔ وہ نہایت ہی مہیب تھی۔ بویر تخمیناً چار ہزار جمعیت اور چھ میل لمبی لائن میں پہاڑیوں پر ایسی عمدگی سے مورچوں کے پیچھے نہاں تھے۔ کہ انگریزی کمکی فوج ایک بویر کو نہ دیکھ سکی۔ ہماری توپیں غنیم کی توپوں کو خاموش نہ کراسکیں۔ بویروں کے برعکس جنگل کے جلنے سے جو ہمارے سپاہیوں کی غلطی یا بویروں کی کارستانی سے مشتعل ہوا۔ ہماری فوج دشمن کی گولیوں کا صاف نشانہ بنی ہوئی تھی۔ جنگل کی آتشزدگی نے اُسے کسی پناہ یا روک سے فائدہ نہ اٹھانے دیا۔ ہمارے کئی زخمی شعلوں

مشورہ کرنے کے لئے تین دن کی مہلت دیگئی اور لڑائی بھی اس عرصہ کے لیے ملتوی کردیگئی۔ التوا کی میعاد پیر کو ختم ہوجانے پر جنرل بلر نے پھر آگے بڑھنا شروع کردیا۔ **چین**۔ چین کے جنوبی صوبہ یونان نو اور ضلع مونگمی سے واپس آنے پر حجت کردہ انکی حفاظت نہیں کرسکتا۔ فرنچ ایجنٹ اور قونصل کو چلے جانے پر مجبور کیا ہے۔ ۶ جون کو یاکسرون نے پیکین کے متصل ایک روسی گرجہ کو جلادیا۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ چین کی موجودہ مخدوش حالت کی اصلاح کے لئے انگلستان اور روس کا بخلوص دل متفق ہوکر کاربند ہونا اشد ضروری ہے۔ سفراء دول کے قیصرہ سے مفسدوں کی سرکوبی کا مطالبہ کرکے دھمکی دی ہے کہ بصورت تساہل دول کو عمل پیدا ہونا پڑیگا۔ اسکا الٹا اثر ہوا۔ قعفور نے فرمان صادر کرکے چینی پریسیڈنسیہ کو سرزنش کی ہے کہ انسے باکسرون پر جو تا بعد رعایا ہیں کیوں حملہ کیا۔ باکسرون نے پیکین کے متصل قصبہ ٹنچو جلادیا ہے۔ بلوہ کی تحریک صوبہ شانسی تک پہونچگئی ہے۔ اور پانچ انجیلیکن انجنیروں اور انکی عورتوں کی جانبری کی تمام امیدوں کا ہاتھ دھویا گیا ہے۔ روس نے بھی فوجی مداخلت کرکے اس مخالف اجنبیاں شورش کا خاتمہ بالخیر کرنیکا عزم کرلیا ہے۔ مگر ایسا کرنیسے اسکا یہ مطلب نہیں کہ دوسری طاقتوں سے جدا ہوجائیگا۔ کنیڈا کے پارلیمنٹ میں تجویز درپیش ہے کہ برٹش کولمبیا کیطرح وہاں بھی جاپانیوں کے داخلہ کو روکدیا جائے وزیر اعظم نے اس تجویز کی مخالفت کرکے کہا کہ چین میں پیچیدگیوں کا واقع ہوجانا بعید از قیاس نہیں۔ اور ایسی حالت میں جاپان اور انگلستان کی دوستی میں رخنہ ڈالنا عقلمندی نہ ہوگا۔

۱۰۔ جون بوئیروں نے جنرل بلر کے پیغام مورخہ گذشتہ اطاعت پذیری کے جواب میں تھوڑا صاف جواب دیدیا تھا۔ جنرل بلر نے آج تار دیا ہے کہ دشمن اپنے مورچوں جو نہایت احتیاط سے تیار کیئے گئے تھے بتدریج خالی کرکے بجانب شمال مغرب ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہٹ گئے ہیں۔ میری فوج کے دو قتل ۱۴ زخمی ہوئے۔ جنرل ہنٹر نے مقام ونٹرٹاپ (۲۰ میل مغربی ٹرانسوال) پر قبضہ کرلیا ہے۔ میفکنگ سے کرنیل مورین جنرل موصوف کو آملا ہے جنرل وائٹ نے آج کیپ ٹون سے تار دیا ہے کہ دیسی باشندوں کا بیان ہے کہ بوئیر ۹ ماہ حال کو مقام ہوننگ سپروٹ کے قریب تین کالموں میں موجود تھے۔ انہوں نے روڈیوال اور امریکہ کے درمیان ریلوے لائن بالکل

۱۱۔ جون۔ رائیٹر کے نامہ نگار نے ۱۰ جون کو تار دیا کہ جنرل بلر کی فوج پیشقدمی کرکے ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کی سرحد کے قریب خیمہ زن ہوئی۔ آٹھ میل طے کرنے کے بعد جنرل بلر کا بوئیروں سے مقابلہ ہوا۔ جو زنی توپوں کی گولہ باری شروع ہونے پر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اب گیسولی کے اوپر مقابلہ کرنے کی تیاریاں کررہے ہیں کیپ کولونی کے ڈچ وزراء میں سخت ناچاقی ہوگئی ہے۔ مسٹر شرنیر وزیر اعظم کو اپنے کئی ساتھی وزراء اور ڈچ ممبروں کی غیر وفادارانہ اور باغیانہ تحریک پسند نہیں۔ وہ انگلشیہ گورنمنٹ کی وفاداری کو ضروری سمجھتا ہے گورنر نے یہ مسودہ قانون کیپ کے پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے کہ باغی باشندوں کے مقدمات کی سماعت جوری کی بجائے ایک فوجی کمیشن کے روبرو ہو۔ اور جو مجرم ثابت ہو۔ اس سے رائے کا حق ہمیشہ کے لئے چھین لیا جائے۔ مسٹر شرنیر اور سلیمان اس قانون کے موئید اور باقی ڈچ وزراء اسکے سخت مخالف ہیں۔ یقین ہے کہ چند کو ضرور مستعفی ہونا پڑے گا۔ جنرل بلر نے آج تار دیا کہ میری فوج درہ بوتھا سے گذر کر مقام گیسولی پر قابض ہوگئی ہے۔ تین ہزار بوئیر اوپر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر ہماری وزنی توپوں کی گولہ باری شروع ہونے پر پیچھے ہٹ گئے۔ ہمارے ۱۰ قتل اور سات زخمی ہوئے۔ سرکاری طور پر خبر موصول ہوئی ہے کہ (کرونسٹاڈ کے شمال میں) ۷۔ جون کو بمقام روڈیوال دشمن سے لڑائی ہوئی۔ جسمیں ڈربی شایر ملیشیا فوج کی چوتھی پلٹن کے ۱۷ ہلاک ۷۰ زخمی اور باقی گرفتار ہوگئے۔ اس واقعہ کے مفصل حالات اور نیز کوئی کیفیت نہیں بتائی گئی۔ ایک کرنیل اور ایک لفٹنٹ ہلاک اور ایک کرنیل اور چار دیگر افسر زخمی ہوئے۔ لارڈ ڈیتھون اپنے ماتحت دو تہائی حصہ کثیر لیکر ۸۔ جون کی صبح کو مقام ہلبرون سے دس میل بجانب جنوب دشمن سے مشغول پیکار تھا۔ رائیٹر ونٹرٹاپ سے خبر دیتا ہے کہ اڑھائی سو بوئیروں نے سرنہر کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ جو باقی ہیں انہوں نے بھی متابعت قبول کرلینے کا وعدہ کیا ہے۔ کلرکس ڈارپ میں جو بوئیر لشکر جمع تھا وہ خود بخود منتشر ہورہا ہے اور کمانڈر کی نسبت توقع ہے کہ وہ اپنے تئیں حوالہ کردیگا۔ **چین**۔ ہانگ کانگ کی ہندوستانی رجمنٹ کی اڑھائی سو آدمیوں اور دو سو گورہ فوج کو پیکین کیطرف جانے کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے انکی جگہ ہندوستان سے ہانگ کانگ میں فوج بھیجی جائے گی۔ پیکین ٹینٹسن ریلوے کئی میل تک مسمار کردیگئی پیکین میں حالت سخت نازک ہے۔ رائیٹر ۱۰ جون کو ٹینٹسن سے تار دیتا ہے کہ اجنبی افواج دو ٹرینوں پر سوار ہوکر جاچکی ہیں۔ انکے ساتھ ایک ہاچکس اور کئی دیگر توپیں ہیں۔ باقیماندہ اجنبی فوج نے ایک تیسری ٹرین عام بلوائیوں کو بنوک سنگین منتشر کرکے قبضہ کیا۔ اسپر پانسو سپاہ جسمیں ۳۵۰ جرمنی تھے پیکین کو گئی سینٹ پیٹرزبرگ میں خبر ہے کہ دیگر دول کی رضامندی سے روسی بصورت ضرورت پیکین اور ٹینٹسن بھیجنے کے لئے ۱۰ ہزار فوج بندر آرتھر میں تیار کی ہے۔ آج ایک چوتھی ٹرین روسی و فرانسیسی سپاہ اور دو توپیں لیکر ٹینٹسن سے پیکین کو روانہ ہوئی۔ یہ سب افواج پیکین سے چالیس میل کے فاصلہ پر بمقام لانگ فانگ جمع ہورہی ہیں۔ **بغاوت اشانٹی**۔ سخت **مزاحمت** جو فوج کوماسی کے محصورین کی کمک کو جارہی تھی۔ اسکا مقابلہ قبیلہ ادانسی کے بیشمار اشخاص نے کیا۔ یہ قبیلہ بھی باغی اشانٹیوں کے ساتھ شامل ہوگیا ہے۔ انگریزی فوج نے پہلے تو باغیوں کو بمقام دمپاسی مورچوں سے نکالدیا۔ مگر آخر بمقام کولیسا پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہوگئی۔ اسے بہت نقصان پہونچا اور اب کمک کا انتظار کررہی ہے۔ سات یورپین افسر زخمی ہوئے۔ اور ستر دیگر آدمی ہلاک و مجروح ہیکادی قبیلہ وفادار ہے۔ اسنے اشانٹیوں پر بڑی دلاوری سے حملہ کیا۔

۱۲۔ جون۔ ۱۵ سو بوئیروں نے بمقام فلسبرگ جنرل برابانٹ کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے ہیں۔ بمقام پریٹوریا ایکیسو پچاس انگریزی فوج کے اسیر افسر اور ساڑھے تین ہزار سپاہی چھڑائے گئے ہیں۔ جنرل بلر نے ۱۱۔ کو سب ذیل تار بھیجا۔ "آج ہمنے درہ الممنڈ کو بھی فتح کرلیا۔ چارلسٹون کے میدان کیطرف یہ آخری درہ ہے۔ دشمن اسمیں کئی توپوں سمیت بجمعیت کثیر موجود تھا۔ ہمارا نقصان مجھے امید ہے کہ ایکسو سے نیچے ہی رہا۔ فوج نے پہاڑی کو بنوک سنگین دھاوا کرکے فتح کیا۔ ہمارے سواروں پر دشمن نے ایک بکھرے ہوئے علاقہ میں بڑی تندی سے حملہ کیا۔ جنرل ہلڈیارڈ نے حملہ کا انتظام کیا۔ جو نہایت تعریف کا مستحق ہے۔ جنرل کنی نے بلوم فونٹین سے ۱۱ کو تار دیا کہ لارڈ رابرٹس کیطرف سے ۷۔ جون سے کوئی خبر نہیں ملی۔ وہ ۶۔ کی شام کو وکٹ ٹاپ کے شمال میں مصروف پیکار تھا۔ جنرل بلر آج مقام واکسٹرٹ سے چار میل شمال میں خیمہ زن ہوا۔ بوئیر کل شام لینگ نک اور مجوبا کو بالکل خالی کرگئے۔ جنرل کلری اب لینگ نک کو انکو گو کیطرف سے عبور کرگیا ہے۔ جنرل ندگمد اس مقام میں قلت آب کیوجہ سے مقیم تھا۔ سرہیر کو جنرل کنی نے تار دیا کہ کمکی افواج شمال (یعنے لارڈ رابرٹس) کیطرف سے ہوننگ سپروٹ پہونچگئی۔ راستہ میں انسے دشمن کو شکست دی۔ کل آٹھ بجے صبح کو وہ امریکہ سائیڈنگ پہونچ جائیگی۔ اس نواح کی بوئیر فوج کو روکنے کے لئے کرونسٹاڈ یعنے جنوب کیطرف سے جنرل ناکس بھی روانہ ہوا ہے۔ مفصل پہر۔ ڈچ وزارت کے تین وزراء نے جو باغیوں کے حامی تھے استعفا دیدیا ہے۔ شرنیر وزیر اعظم نئی وزارت مرتب کررہا ہے۔ ڈچ ممبران پارلیمنٹ چاہتے ہیں کہ باغیوں کو معافی دیجائے۔ وفادار ممبر مسٹر شرنیر کے معاون ہیں۔ جو باغیوں کے لئے خاص قانون وضع کئے جانیکا حامی ہے

چینی بحران۔ چینی وزراء میں تغیر و تبدل کیا گیا ہے۔ چار پانچ جو بڑے تنگ خیال ہیں نئے وزیر بنادیئے گئے ہیں۔ اور شاہزادہ تواں جو باکسروں کا بڑا حامی ہے پریسیڈنٹ بنایا گیا۔ ولایت کے نئے اخبار ڈیلی اکسپریس میں فنفور کے سابق اتالیق ونگ تنگ ہو کا خط چھپا ہے کہ فنفور چین پر دول کی مشترکہ نگرانی وحمایت کی قائم ہونیکا خواہشمند ہے۔ بندرجن کیانگ کے امریکن قونصل نے لکھا ہے کہ امریکن سوداگروں کی حفاظت کے لئے ایک جنگی جہاز بھیجا جائے۔ جرمن پارلیمنٹ نے بحری اضافہ کے لئے خرچ منظور کرلیا ہے۔

۱۳۔ جون۔ ڈربی ملیشیا رجمنٹ کی گرفتاری کے متعلق کوئی مصدقہ تفصیل ابتک شائع نہیں ہوئی البتہ بوئیروں نے یہ کیفیت شائع کی ہے کہ انکی فوج جنرل سٹین کمپ کے زیر کمان چار دستوں میں بڑھی اور اسنے اس انگریزی رجمنٹ کے علاوہ ایک میکسم توپ۔ ہزاروں لیڈ ایٹ گولے۔ تین ہزار دو یان۔ اور بے شمار ذخایر رسد وغیرہ مالیتی ۱۵ لاکھ روپیہ پر قبضہ کرلیا۔ مگر چونکہ انکے پاس باربرداری نہ تھی۔ اس سب سامان کو جلا کر خاکستر کردیا۔ دوسرے دن جنرل سٹین کمپ نے مقام ریڈ فورٹ کے قریب ایک چھوٹے سے معرکہ میں ۳۸۔ اور انگریز گرفتار کئے۔ مگر بانسو آدمیوں کی انگریزی کمک کے قریب پہونچنے پر پیچھے ہٹ گیا۔ ۱۱ جون کے معرکہ درہ الہنڈ میں ہماری فوج نے حیرت انگیز شجاعت سے دھاوا کیا۔ جب پیدل فوج پہاڑی پر چڑھنے لگی تو بوئیر شمال و مشرق کو بگٹٹ بھاگ گئے۔ فتح کے بعد کہیتوں کی جب تلاشی لیگئی تو ایک مکان سے

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔

بفضل الٰہی یہ کارخانہ ۱۸۷۷ء سے جاری ہے

۷۸۶

اکسیر اعظم

یہ مرکب امراض ذیل کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ آشک (خواہ کیسا ہی سخت ہو) خازیرہ۔ درد گنٹھیہ۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ سوراخ حلق۔ ضعف معدہ درد اعضاء (جو کشتہ پارہ وغیرہ کے استعمال سے عارض ہو)۔ فساد خون۔ داد۔ بدھ۔ خارش۔ چہرہ یا بدن کا سیاہ ہو جانا وغیرہ۔ اس میں ایسے اجزاء شامل نہیں جو صفراوی اور سوداوی طبیعت والوں کے لئے یکساں مفید پڑتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ خوش ذائقہ ہے۔ ولائت کے تیار شدہ عرق شعشیمی کی نسبت جو عام سوداگروں کی دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے قیمت میں ارزاں اور فائدہ میں زیادہ۔ اگر اس کے استعمال سے قبض کی شکائت ہو تو حب قبض کشا (جو غیبکس ۱۲ ہے) کا استعمال اسکے دفعیہ کے لئے ضروری ہے۔ قیمت عشعشیمی خوردہ ۔ (۱۴ عم) کلاں ۔ (۲۴ عم)

اور یہ شربتیہ تا حصول صحت دی جاتی ہیں

عرق تخم خبازی

عرق بادیان

عرق کافور فیشنی (۴ر)
روغن بادیاں ½ تولہ (۵ر)
کونین درجہ اول فیشنی (۴ عم)
روغن الائچی ½ تولہ (۴ر)
روغن دارچینی ½ تولہ (۵ر)
روغن زیتون چھٹانک (۵ر)
کشتہ فولاد درجہ اول تولہ (۸ر)
پیپر منٹ آئیل ½ تولہ (۵ر)
روغن لونگ ½ تولہ ( )
ست لیموں تولہ (۴ر)
ست اجوائن تولہ (۸ر)

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جھوٹوں پر خدائی لعنت

دغابازوں پر خدائی لعنت

بفضل شافیٔ مطلق ہمکو مندرجہ ذیل ادویات کے تیر بہدف ہونے پر کلی یقین ہے۔ اسلئے ہم دعوے سے لکھتے ہیں کہ

اگر خدانخواستہ آپکو ان ادویات کے استعمال سے فائدہ نہو تو یہ حلف تحریر فرما کر بھیجدیں قیمت موصول شدہ واپس کر دیجائیگی

حلفی مضمون

میں آسمان و زمین کے پیدا کنندہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ کہ
میں نے آپ کی دوائی کو حسب تحریر آپ کے استعمال کیا مجھے کچھ
فائدہ نہیں ہوا اگر میں جھوٹ لکھتا ہوں تو پاک پروردگار مجھے
دنیا میں تباہ اور آخرت میں رسوا کرے ✣ دستخط

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد امام الدین انگریزی ادویات میں بڑا لائق اور ماہر ہے اور اسکی تمام ادویات اچھی اور خالص ہیں۔

دستخط
ڈاکٹر اے۔ آر ایڈورڈ لیٹ
سول سرجن بہادر امرتسر

نزوائن ٹانک پلز

انکے استعمال سے نامردی۔ کمزوری رقت۔ جریان کو صحت کلی ہوتی ہے
۶۰ گولی دو روپے (عا)
۱۲۰ گولی (للہ)

روغن طلا

اسکی بیرونی مالش سے بلا تکلیف چھالہ و آبلہ کے پٹھے اور رگیں درست ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپے (عا)

عرق عشرہ مرکبہ

اعلے مصفی خون دوائی۔ جذام۔ خارش جسم درد عصبی۔ آتشک۔ گنٹھیہ وغیرہ کے لئے تریاق ہے شیشی خورد (عہ) شیشی کلاں (لے)

سوزاک و قرحہ

اسکے استعمال سے ۲۴ گھنٹے میں افاقہ ہوتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پوری صحت ہوتی ہے فیشی (لے)

دوائی پچکاری

برائے سوزاک و قرحہ ساتھ پچکاری کر دو اندرونی زخم اندمال پاتے ہیں فیشی (عا)

حضاب جھانقدر

اسکے لگانے سے صرف ایک منٹ میں بال سیاہ ہوتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عا)

ولایتی سرمہ

مشہور عالم۔ آنکھوں کا محافظ۔ اور دافع امراض چشم ہے ✣ قیمت ایک تولہ دو روپے (عا)

الفروزیا ٹانک

دافع ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب و رعشہ وغیرہ ✣ قیمت فیشی تین روپے (لے)

کیوفلاسیما

ضیق النفس یا دم کی بیماری کا مجرب علاج ہے ✣ قیمت فیشی دو روپے (عا)

قوت مجامعت

اس منجن کے استعمال سے دانتوں کو کیڑا نہیں لگتا۔ اور نہ سوراخ پھولتے ہیں۔ اور دانت موتیوں کی طرح صاف رہتے ہیں۔ منجن سے خوشبو آتی ہے اور دانت موتیوں کی طرح صاف رہتے ہیں۔ (عہ)

عرق طحال

یہ عرق تپ تلی کے واسطے ایک لاثانی علاج ہے ✣ قیمت فیشی تین روپے (لے)

مرہم دافع آتشک

زخموں پر دن کے وقت یہ مرہم لگاویں اور رات کو سفوف چھڑکیں ✣ قیمت فی ڈبیہ دو روپے (عا)

آتشک کے

زخموں پر چھڑکنے کا پوڈر جس سے بلا درد و زخموں پر لگنے کے چار روز میں زخم خشک ہوتے ہیں۔ فی پیکٹ دو روپے عا

سفلیس لوڈر

ان پوڑیوں کے استعمال سے آتشک نزو مادہ بلا تے دست و منہ آنے کے اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت ۳۶ پوڑیہ دو روپے عا

نوٹ ضروری

خط لکھتے وقت ..... مریض کی عمر اور حالات مرض سے اطلاع دین ✣ فرمائشیں ..... تمام فرمائشوں کی تعمیل بطریق ویلیو پیبل ہوگی محصولہ اک بذمہ خریدار

تمام فرمائشیں بنام محمد امام الدین ایلوپیتھک سپیشلسٹ (ہال بازار) امرتسر

مطبع روزبازار امرتسر میں بااہتمام شیخ غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع چھپا گیا۔